Postal Reg. No. GDP/001/2013-15

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّ اَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ

بدر

قادیان

The weekly BADR Qadian

جلد 63

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

شمارہ 50

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ یا 80 ڈالر
امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

18 صفر 1436 ہجری 11 فتح 1393 ہش 11 دسمبر 2014ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

اَللّٰھُمَّ اَیِّدۡ اِمَامَنَا بِرُوۡحِ الۡقُدُسِ وَبَارِکۡ لَنَا فِیۡ عُمُرِہٖ وَاَمۡرِہٖ۔

مذہب اسلام ایک زندہ مذہب ہے اور اس کا خدا زندہ خدا ہے۔ چنانچہ اس زمانہ میں بھی اس شہادت کے پیش کرنے کے لئے یہی بندۂ حضرتِ عزّت موجود ہے اور اب تک

میرے ہاتھ پر ہزار ہا نشان تصدیقِ رسول اللہ اور کتاب اللہ کے بارہ میں ظاہر ہو چکے ہیں

(ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

’’اب ہم اصل امر کی طرف رجوع کر کے مختصر طور پر بیان کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی ایک وحی اگر کسی گزشتہ قصّہ یا کتاب کے مطابق آجائے یا پوری مطابق نہ ہو یا فرض کرو کہ وہ قصّہ یا وہ کتاب لوگوں کی نظر میں ایک فرضی کتاب یا فرضی قصّہ ہے تو اس سے خدا تعالیٰ کی وحی پر کوئی حملہ نہیں ہوسکتا۔ جن کتابوں کا نام عیسائی لوگ تاریخی کتابیں رکھتے یا آسمانی وحی کہتے ہیں یہ تمام بے بنیاد باتیں ہیں جن کا کوئی ثبوت نہیں۔ اور کوئی کتاب ان کی شکوک وشبہات کے گند سے خالی نہیں۔ اور جن کتابوں کو وہ جعلی اور فرضی کہتے ہیں ممکن ہے کہ وہ جعلی نہ ہوں اور جن کتابوں کو وہ صحیح مانتے ہیں ممکن ہے وہ جعلی ہوں۔ خدا تعالیٰ کی کتاب ان کی مطابقت یا مخالفت کی محتاج نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ کی سچی کتاب کا یہ معیار نہیں ہے کہ ایسی کتابوں کی مطابقت یا مخالفت دیکھی جائے۔ عیسائیوں کی کسی کتاب کو جعلی کہنا ایسا امر نہیں ہے کہ جو جوڈیشل تحقیقات سے ثابت ہو چکا ہے۔ اور نہ ان کا کسی کتاب کو صحیح کہنا کسی باضابطہ ثبوت پر مبنی ہے۔ نری اٹکلیں اور خیالات ہیں۔ لہٰذا ان کے یہ بیہودہ خیالات خدا کی کتاب کے معیار نہیں ہو سکتے بلکہ معیار یہ ہے کہ دیکھنا چاہئے کہ وہ کتاب خدا کے قانونِ قدرت* اور قوی معجزات سے اپنا منجانب اللہ ہونا ثابت کرتی ہے یا نہیں۔ ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تین ہزار سے زیادہ معجزات ہوئے ہیں اور پیشگوئیوں کا تو شمار نہیں۔ مگر ہمیں ضرورت نہیں کہ ان گزشتہ معجزات کو پیش کریں۔ بلکہ ایک عظیم الشان معجزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ہے کہ تمام نبیوں کی وحی منقطع ہو گئی اور معجزات نابود ہو گئے اور ان کی اُمّت خالی اور تہی دست ہے۔ صرف قصّے ان لوگوں کے ہاتھ میں رہ گئے۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وحی منقطع نہیں ہوئی اور نہ معجزات منقطع ہوئے بلکہ ہمیشہ بذریعہ کاملینِ اُمّت جو شرفِ اتباع سے مشرف ہیں ظہور میں آتے ہیں۔ اِسی وجہ سے مذہب اسلام ایک زندہ مذہب ہے اور اس کا خدا زندہ خدا ہے۔ چنانچہ اس زمانہ میں بھی اس شہادت کے پیش کرنے کیلئے **یہی بندۂ حضرتِ عزّت موجود ہے**۔ اور اب تک میرے ہاتھ پر ہزار ہا نشان تصدیقِ رسول اللہ اور کتاب اللہ کے بارہ میں ظاہر ہو چکے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے پاک مکالمہ سے قریباً ہر روز مشرف ہوتا ہوں۔

اب ہوشیار ہو جاؤ اور سوچ کر دیکھ لو کہ جس حالت میں دنیا میں ہزار ہا مذہب خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں تو کیونکر ثابت ہو کہ وہ درحقیقت منجانب اللہ ہیں۔ آخر سچے مذہب کے لئے کوئی تو مابہ الامتیاز چاہئے۔ اور صرف معقولیت کا دعویٰ کسی مذہب کے منجانب اللہ ہونے پر دلیل نہیں ہوسکتی کیونکہ معقول باتیں انسان بھی کرسکتا ہے۔ اور جو خدا محض انسانی دلائل سے پیدا ہوتا ہے وہ خدا نہیں ہے بلکہ خدا وہ ہے جو اپنے تئیں قوی نشانوں کے ساتھ آپ ظاہر کرتا ہے۔ وہ مذہب جو محض خدا کی طرف سے ہے اس کے ثبوت کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ منجانب اللہ ہونے کے نشان اور خدائی مُہر اپنے ساتھ رکھتا ہوتا معلوم ہو کہ وہ خاص خدا تعالیٰ کے ہاتھ سے ہے۔ سو یہ مذہب اسلام ہے۔ وہ خدا جو پوشیدہ اور نہاں در نہاں ہے اُسی مذہب کے ذریعہ سے اس کا پتہ لگتا ہے اور اسی مذہب کے حقیقی پیروؤں پر وہ ظاہر ہوتا ہے جو درحقیقت سچا مذہب ہے۔ سچے مذہب پر خدا کا ہاتھ ہوتا ہے اور خدا اس کے ذریعہ سے ظاہر کرتا ہے کہ مَیں موجود ہوں۔ جن مذاہب کی محض قصوں پر بناء ہے وہ بُت پرستی سے کم نہیں۔ اِن مذاہب میں کوئی سچائی کی رُوح نہیں ہے۔ اگر خدا اب بھی زندہ ہے جیسا کہ پہلے تھا اور اگر وہ اب بھی بولتا اور سُنتا ہے جیسا کہ پہلے تھا تو کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی کہ وہ اس زمانہ میں ایسا چُپ ہو جائے کہ گویا موجود نہیں۔ اگر وہ اس زمانہ میں بولتا نہیں تو یقیناً وہ اب سُنتا بھی نہیں گویا اب کچھ بھی نہیں۔ سو سچّا مذہب وہی ہے جو اس زمانہ میں بھی خدا کا سُننا اور بولنا دونوں ثابت کرتا ہے۔ غرض سچّے مذہب میں خدا تعالیٰ اپنے مکالمہ مخاطبہ سے اپنے وجود کی آپ خبر دیتا ہے۔ خدا شناسی ایک نہایت مشکل کام ہے۔ دنیا کے حکیموں اور فلاسفروں کا کام نہیں ہے جو خدا کا پتہ لگاویں کیونکہ زمین و آسمان کو دیکھ کر صرف یہ ثابت ہوتا ہے کہ اِس ترتیب محکم اور اَبلغ کا کوئی صانع ہونا چاہئے۔ مگر یہ تو ثابت نہیں ہوتا کہ فی الحقیقت وہ صانع موجود بھی ہے۔ اور **ہونا چاہئے** اور **ہے** میں جو فرق ہے وہ ظاہر ہے۔ پس اس وجود کا واقعی طور پر پتہ دینے والا صرف قرآن شریف ہے جو صرف خدا شناسی کی تاکید نہیں کرتا بلکہ آپ دکھلا دیتا ہے۔ اور کوئی کتاب آسمان کے نیچے ایسی نہیں ہے کہ اس پوشیدہ وجود کا پتہ دے‘‘۔

(چشمۂ مسیحی روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 350 تا 352 مطبوعہ لندن)

’’* دنیا میں ایک قرآن ہی ہے جس نے خدا کی ذات اور صفات کو خدا کے اس قانون قدرت کے مطابق ظاہر فرمایا ہے جو خدا کے فعل سے دنیا میں پایا جاتا ہے۔ اور جو انسانی فطرت اور انسانی ضمیر میں منقوش ہے۔ عیسائی صاحبوں کا خدا صرف انجیل کے ورقوں میں محبوس ہے۔ اور جس تک انجیل نہیں پہنچی وہ اس خدا سے بے خبر ہے۔ لیکن جس خدا کو قرآن پیش کرتا ہے اس سے کوئی شخص ذوی العقول میں سے بیخبر نہیں۔ اس لئے سچّا خدا وہی خدا ہے جس کو قرآن نے پیش کیا ہے، جس کی شہادت انسانی فطرت اور قانونِ قدرت دے رہا ہے۔ منہ‘‘

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بورڈ بدر قادیان

لجنہ اماء اللہ یوکے کے 36ویں نیشنل سالانہ اجتماع کا انعقاد

اختتامی اجلاس میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا زرّیں نصائح پر مشتمل خطاب۔

اجتماع میں 5700 سے زائد خواتین کی شمولیت

مؤرخہ 26؍اکتوبر 2014ء کو سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لجنہ اماء اللہ یوکے کے 36ویں سالانہ اجتماع سے اختتامی خطاب فرمایا۔

اِس سہ روزہ اجتماع کا انعقاد جنوب مغربی لندن میں واقع مسجد بیت الفتوح کے احاطہ میں کیا گیا اور یوکے بھر سے 5700 سے زائد مستورات وبچیوں نے اس اجتماع میں شمولیت کی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قرآن کریم کے ہر ایک حکم کی تعمیل کی اہمیت پر انگریزی اور اردو زبان میں خطاب ارشاد فرمایا۔ اور بالخصوص اسلام میں پردہ کے حکم کو اجاگر کرتے ہوئے اس کی وضاحت فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ پردہ کے ذریعہ ہی عورت کے وقار اور عزت کا قیام ہوتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ وہ لوگ جو پردہ کے حکم پر عمل کرتے ہیں خدا تعالیٰ کی جانب سے فلاح پانے والے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ قرآن کریم میں ''فلاح'' کا لفظ استعمال ہوا ہے جس کے کئی مثبت مفہوم ہیں جن میں ترقی، کامیابی، خوشی، سکون، سلامتی اور حفاظت بھی شامل ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: 'ہمیشہ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے ایک حکم بھی بغیر کسی وجہ یا مقصد کے نہیں دیا۔ اللہ تعالیٰ کا ہر حکم ایک شخص کے لئے انفرادی طور پر فائدے کا موجب ہے اور معاشرے کی سطح پر بھی منفعت کا موجب ہے۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات تو کئی خطرات اور رکاوٹوں سے حفاظت کا ذریعہ ہیں جن کا ہمیں اس زندگی میں بھی سامنا ہے اور جو آخرت میں بھی ہمارے لئے بہترین اجر اور انعامات کے حاصل کرنے کا موجب ہیں۔'

حضور انور نے فرمایا کہ اسلام نے میانہ روی کی راہ اختیار کرنے کی تعلیم دی ہے چنانچہ ہر قسم کی زیادتی کی مذمت کی جائے۔ آپ نے فرمایا کہ پردہ کے متعلق بھی یہی قاعدہ ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے پردے سے متعلق احکامات کو اعتدال اور میانہ روی کے ساتھ سمجھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ کیونکہ دونوں طرف ہمیں انتہا پسندی نظر آتی ہے۔ یورپ اور عموماً مغربی دنیا میں معاشرہ نہایت آزاد خیال ہوگیا ہے اور بے حیائی میں آگے بڑھ چکا ہے یہاں تک کہ یہ سب باتیں عام ہو رہی ہیں۔ دوسری طرف ایسے مسلمان ہیں جو اس قدر انتہا پسند ہیں کہ ان کی عورتوں کو گھر سے نکلنے پر بھی پابندی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ مغربی معاشرے میں بعض اوقات پردے کا مذاق اڑایا جاتا ہے اور ظلم سمجھا جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ بات کسی مسلمان عورت کو اِس اسلامی تعلیم پر عمل کرنے سے نہ روکے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر آپ ایسے معاشرے میں رہتی ہیں جہاں اللہ تعالیٰ کے کسی خاص حکم کو حقارت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے یا اس کی تضحیک کی جاتی ہے اور آپ مسلسل اللہ تعالیٰ کے اس مخصوص حکم کی فرمانبرداری کرتی ہیں تو پھر آپ اور بھی بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے ان فضلوں اور انعامات کا وارث بنیں گی جو آپ کی ثابت قدمی سے وابستہ ہے۔ اس لئے اس معاشرے میں آپ حجاب کے مناسب معیار کو اختیار کرنے پر اللہ تعالیٰ کے اجر عظیم کی مستحق ہوں گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مزید فرمایا: آج میں نے خاص طور پر پردے کے متعلق خطاب کیا ہے۔ کیونکہ یہ سمجھا جاتا ہے کہ پردہ عورت سے اس کے بنیادی حقوق چھینتا ہے۔ لیکن ہم جانتے ہیں کہ یہ درست نہیں۔ امر واقعہ تو یہ ہے کہ پردہ اور حجاب عورت کو اس کا حقیقی وقار خودمختاری اور آزادی دلاتا ہے۔ حجاب ایک عورت کو محض ظاہری تحفظ نہیں دیتا بلکہ اسے روحانی تحفظ دینے اور دلوں کو خالص کرنے کا بنیادی ذریعہ ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہ لجنہ اماء اللہ کا کام ہے کہ وہ اسلام میں عورتوں کے حقیقی رتبہ کو ظاہر کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: لجنہ اماء اللہ کی ممبرات ہونے کی حیثیت سے خاص طور پر یہ آپ کی ذمہ داری ہے کہ اس الزام کا تدارک کریں کہ نعوذ باللہ اسلام عورتوں پر سختی اور ظلم کی تعلیم دیتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہ بھی فرمایا کہ کس طرح ایک احمدی مسلمان کو مسلسل ذکرِ الٰہی میں مصروف رہنا چاہیے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حقیقی عبادت اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ ہمارا ہر عمل اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کی خاطر ہو۔ اگر یہ ہمارا مقصد ہوگا تو ہمارا ہر عمل چاہے بڑا ہو یا چھوٹا عبادت کا ذریعہ بن جائے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: خدا کرے کہ آپ سب اپنے کردار سے لوگوں کو غلط ثابت کرنے والی ہوں جو اسلام پر الزام لگاتے ہیں کہ اسلام عورتوں سے ناروا سلوک کی تعلیم دیتا ہے۔ درحقیقت آپ سب تمام دنیا پر یہ بات ثابت کریں کہ جماعت احمدیہ کی عورتیں اور بچیاں اسلام کی حقیقی تعلیمات کی روشن مثالیں ہیں اور وہی ہیں جو آزادی کے حقیقی مفہوم کو سمجھتی ہیں۔ وہ آزادی جس کے ذریعہ عورت کے وقار اور عزت کا قیام ہوتا ہے۔

خطاب کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اردو زبان میں مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ:

آپ میں سے اکثر پاکستان سے آنے والی ہیں جو گزشتہ چند سالوں میں پاکستان سے آئی ہیں یا جرمنی سے آنے والی ہیں جو گزشتہ چند سالوں میں جرمنی سے آ کر یہاں آباد ہوئی ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ چاہے وہ جرمنی سے آنے والی ہوں یا پاکستان سے آنے والی، سوائے چند ایک کے اکثریت ان ممبرات کی ہے جن کو اپنے ملک میں مذہب کی آزادی نہیں ہے اور مذہبی آزادی کے نہ ہونے کی وجہ سے انہیں ملک چھوڑنا پڑا۔ حضور انور نے فرمایا کہ مذہب کی وجہ سے ہجرت جو ہے اس کی اللہ تعالیٰ نے بھی اجازت دی ہے بلکہ یہاں تک فرمایا کہ جن کی persecution ہوتی ہے جن پر ظلم کئے جاتے ہیں اگر وہ مذہب کی وجہ سے اپنے وطن کو چھوڑتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کو بہتر انعام دے گا۔ ان کے حالات کو بہتر کرے گا۔ اور آپ سب جانتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اِلّا ماشاء اللہ ساروں کے حالات یہاں آ کر بہتر ہی ہوئے ہیں۔ آپ کی اپنی کوئی قابلیت نہیں تھی کہ آپ سمجھیں کہ اپنی قابلیت کی وجہ سے آپ کو اس ملک میں رہنے کی اجازت ملی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہ سب کچھ جو آپ کو ملا ہے وہ احمدیت کی وجہ سے ملا ہے۔ اس وجہ سے ملا ہے کہ اپنے ملک میں آپ پر ظلم ہو رہا تھا۔ جو جرمنی سے آئی ہیں وہ لوگ بھی کچھ عرصہ پہلے اسی وجہ سے پاکستان سے جرمنی آئے تھے کہ پاکستان میں مذہبی آزادی نہیں تھی۔ پس ہمیشہ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو یہ انعام دیا ہے یہ جماعت احمدیہ کی وجہ سے دیا ہے۔ آپ کے حالات جو بہتر ہو رہے ہیں یہ جماعت احمدیہ کی وجہ سے ہو رہے ہیں اور جماعت احمدیہ میں شامل ہونے کے بعد میں نے جو باتیں ابھی انگریزی میں انگریزی دان طبقے کے لئے کہیں ہیں وہ یہی ہیں کہ ہمیں ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہم نے اپنا بیعت کا حق ادا کرنا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ بیعت کا حق اس وقت ادا ہوتا ہے جب ہم عملاً اسلامی تعلیمات پر عمل کریں۔ ہم عملاً قرآن کریم کی حکومت کو اپنے اوپر لاگو کریں۔ قرآن کریم نے ہمیں بہت سارے احکامات دیئے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک جگہ سات سو احکامات کا ذکر فرمایا ہے۔ گو دوسری جگہوں پر اور بھی تعداد لکھی ہوئی ہے لیکن بہرحال سات سو احکامات کے بارے میں بتایا۔ تو اگر ہم لوگ قرآن کریم کے احکامات کو دیکھ کر ان پر عمل کرنے کی کوشش نہیں کرتیں یا کرتے تو ہم بیعت سے وہ فائدہ نہیں اٹھا سکتے جو اللہ تعالیٰ نے بیعت کرنے والوں کے لئے مقدر کیا ہوا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میری عبادت کرو۔ اپنی نمازوں کی حفاظت کریں۔ اپنے بچوں کی نمازوں کی حفاظت کریں۔ اپنی اور اپنی بچیوں کی عزت و ناموس اور عصمت کی حفاظت کریں۔ اپنے گھروں میں اپنے بچوں اور خاوندوں کا حق ادا کرنے کی کوشش کریں۔ بعض دفعہ بعض چھوٹے چھوٹے معاملات میں گھروں میں جھگڑے پیدا ہو جاتے ہیں اور اس میں جو ہماری بڑی بوڑھیاں ساسیں، مائیں ہیں ان کا کردار بھی بہت ہوتا ہے۔ بجائے اس کے کہ گھروں میں امن اور سکون پیدا کریں اپنی بیٹیوں اور بیٹوں کے گھروں کو بعض دفعہ بعض عورتیں برباد کر رہی ہوتی ہیں۔ ان سے بھی میں کہتا ہوں کہ اسلامی تعلیم یہ ہے کہ صبر اور حوصلے کے ساتھ یہ برداشت کرنی چاہئیں۔ یہ نہیں کہ ذرا سی

باقی صفحہ 10 پر ملاحظہ فرمائیں

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالبِ دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

خطبہ جمعہ

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے بیان فرمودہ بعض واقعات کا تذکرہ جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہیں اور اسی طرح حضرت مصلح موعودؓ کی اپنی زندگی کے بھی بعض پہلو نمایاں ہوتے ہیں۔ ان واقعات کے حوالہ سے احباب جماعت کو اہم نصائح

مکرمہ ثریا بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری عبد الرحیم صاحب مرحوم آف ملتان کی نماز جنازہ حاضر۔

مکرم محمود عبد اللہ شبوطی صاحب آف یمن کی نماز جنازہ غائب۔ مرحومین کا ذکرِ خیر۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 14 رنومبر 2014ء بمطابق 14 نبوت 1393 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

آج بھی میں حضرت مصلح موعودؓ کے بیان کردہ کچھ واقعات بیان کروں گا جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہیں اور اسی طرح حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اپنی زندگی کے بھی بعض پہلو نمایاں ہوتے ہیں۔ حضرت مصلح موعود اپنے بارے میں فرماتے ہیں کہ ”میں علمی طور پر بتلاتا ہوں کہ میں نے حضرت صاحب (یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام) کو والد ہونے کی وجہ سے نہیں مانا تھا بلکہ جب میں گیارہ سال کے قریب کا تھا تو میں نے مصمّم ارادہ کیا تھا کہ اگر میری تحقیقات میں وہ نعوذ باللہ جھوٹے نکلے تو مَیں گھر سے نکل جاؤں گا مگر مَیں نے ان کی صداقت کو سمجھا اور میرا ایمان بڑھتا گیا۔ حتی کہ جب آپ فوت ہوئے تو میرا یقین اور بھی بڑھ گیا۔ (سوانح فضل عمر جلد اوّل صفحہ 96)

پھر آپ نے بتایا کہ ”جب میں نے دستی بیعت کی تو میرے احساس قلبی کے دریا کے اندر دس سال کی عمر میں ایسی حرکت پیدا ہوئی کہ جو بیان نہیں کی جاسکتی“۔ (ماخوذ از یاد ایام۔ انوار العلوم جلد 8 صفحہ 365)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس بات کی طرف (اشارہ کرتے ہوئے) کہ کس طرح وہ دعاؤں کی ترغیب دیا کرتے تھے، بچپن میں ہی دعاؤں کی طرف توجہ دلایا کرتے تھے، encourage کیا کرتے تھے۔ ایک جگہ آپ بیان کرتے ہیں کہ: ”خدا کا فرستادہ مسیح موعود علیہ السلام جسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ اُجِيْبُ كُلَّ دُعَائِكَ اِلَّا فِيْ شُرَكَآئِكَ۔ جس سے وعدہ تھا کہ میں تیری سب دعائیں قبول کروں گا سوائے ان کے جو شرکاء کے متعلق ہوں۔ فرماتے ہیں کہ ”ہنری مارٹن کلارک والے مقدمہ کے موقع پر مجھے جس کی عمر صرف نو سال کی تھی دعا کے لئے کہتا ہے۔ (یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام آپ کو نو سال کی عمر میں دعا کے لئے کہتے ہیں۔) گھر کے نوکروں اور نوکرانیوں کو بھی کہتے ہیں کہ دعائیں کرو۔ پس جب وہ شخص جس کی سب دعائیں قبول کرنے کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہوا تھا دوسروں سے دعائیں کرانا ضروری سمجھتا ہے ......“ (خطبات محمود جلد 14 صفحہ 132-131) (تو پھر باقیوں کو کتنا اس طرف توجہ دینی چاہئے۔) یہ جو الہام ہے اُجِيْبُ كُلَّ دُعَائِكَ اِلَّا فِيْ شُرَكَآئِكَ۔ اس کا شاید بعضوں کو پتا نہ ہو۔ یہ آپ ایک مقدمے کے بارے میں دعا کر رہے تھے جو آپ کے شرکاء یعنی بعض قریبیوں نے آپ کی، آپ کے خاندان کی جائیداد میں حصہ دار بننے کے لئے کیا تھا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بھائی مرزا غلام قادر صاحب مرحوم ان کی طرف سے، اپنے خاندان کی طرف سے یہ مقدمہ لڑ رہے تھے۔ دوسری طرف ایک گورنمنٹ کے افسر بھی تھے جو اُن کے عزیزوں میں سے بھی تھے۔ بہرحال مرزا غلام قادر صاحب کو یہ یقین تھا کہ مقدمہ ہمارے حق میں ہوگا۔ جائیداد ہمارے قبضے میں ہے اور پشتوں سے ہمارے قبضے میں ہے لیکن جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعا کی تو آپ کو یہ الہام ہوا جس کا ترجمہ یہ ہے کہ ساری دعائیں قبول کروں گا مگر جو شرکاء کے متعلق ہیں یہ نہیں۔

اس پر آپ نے اپنے خاندان کو کہا کہ بلاوجہ وکیلوں پہ، مقدموں پہ رقم نہ ضائع کرو مقدمہ ہار جاؤ گے۔ لیکن آپ کے بھائی کو بڑا یقین تھا۔ بہرحال لوئر کورٹ میں مقدمہ کا فیصلہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بھائی کے حق میں ہوا۔ پھر دوبارہ اپیل ہوئی چیف کورٹ میں اور چیف کورٹ میں یہ مقدمہ ہار گئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ کس طرح ہوسکتا تھا کہ یہ مقدمہ جیتتے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر فرما دیا تھا۔

(ماخوذ از حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 255-254)

یہاں دعاؤں کے حوالے سے آگے ایک اَور بات بھی حضرت مصلح موعودؓ نے فرمائی۔ لیکن وہ بات آپ ڈاکٹروں کو سمجھا رہے تھے۔ یہاں تو ڈاکٹروں کی ٹیم بیٹھ جاتی ہے اگر کوئی ایسا سنجیدہ معاملہ ہو۔ اب پاکستان میں بھی یا دوسرے ممالک میں بھی اسی طرح صورتحال ہے۔ لیکن بعض دفعہ بعض ڈاکٹر جو ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ ہم کسی مریض کا علاج کر رہے ہیں تو ہمارا ہی علاج ہونا چاہئے۔ کسی اور مشورے کی ضرورت نہیں ہے۔ حضرت سارہ بیگم صاحبہ جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی اہلیہ تھیں ان کے بچہ کی پیدائش کے وقت ان کی وفات بھی ہوگئی تھی اس وقت کے بارے میں آپ نے بیان کیا کہ ڈاکٹروں کو چاہئے کہ مشورہ کرتے۔ اگر اس صورت میں مشورہ ہوتا تو شاید ایک جان بچائی جاسکتی تھی۔ اس لئے آپ نے فرمایا کہ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جن کی اللہ تعالیٰ نے تمام دعائیں قبول کرنے کا وعدہ فرمایا تھا وہ دوسروں کو دعا کے لئے بھی کہتے تھے تو باقی لوگ جو ہیں انہیں اپنے اپنے پیشے میں اگر کہیں مشورے کی ضرورت ہو اور دعاؤں کی ضرورت ہو تو ضرور اس پر عمل کرنا چاہئے۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 14 صفحہ 132-131)

اپنے بارے میں ایک اور بات بیان فرماتے ہیں ”ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب کے مکان پر اس سفر میں کہ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فوت ہوئے۔ ایک دفعہ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کسی ہندو پنشنر سیشن جج کی آمد کی خبر دینے آئے جو بغرض ملاقات آئے تھے۔ آپؑ (حضرت مسیح موعود علیہ السلام) نے اس وقت ان سے کہا کہ میں بھی بیمار ہوں مگر محمود بھی بیمار ہے۔ مجھے اس کی بیماری کا زیادہ فکر ہے۔ آپ اس کا توجہ سے علاج کریں“۔ (اصلاح نفس۔ انوار العلوم جلد 5 صفحہ 456)

اپنی بیماری کو بھول گئے اور آپ کو پتا تھا کہ یہ بیٹا جو ہے مصلح موعود بننے والا ہے اس لئے آپ کو فکر ہوئی۔

دیوار کا ایک مقدمہ بڑا مشہور مقدمہ ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں لڑا گیا جس میں آپ کے خاندان کے مخالفین نے مسجد کے راستے پہ دیوار کھڑی کردی اور راستہ بند کر دیا۔ اس کے بارے میں بیان کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ”میں بچہ تھا لیکن مجھے خوب یاد ہے کہ یہاں ہمارے ہی بعض عزیز راستہ میں کیلے گاڑ دیا کرتے تھے تاکہ جب مہمان نماز پڑھنے آئیں تو رات کی تاریکی میں ان کیلوں کی وجہ سے ٹھوکر کھائیں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوتا اور اگر کیلے اکھاڑے جاتے تو وہ لڑنے لگ جاتے۔ اسی طرح مجھے خوب یاد ہے کہ مسجد مبارک کے سامنے دیوار مخالفوں نے کھینچ دی تھی۔ بعض احمدیوں کو جوش بھی آیا اور انہوں نے دیوار کو گرا دینا چاہا مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ ہمارا کام صبر کرنا اور قانون کی پابندی اختیار کرنا ہے۔ پھر مجھے یاد ہے میں بچہ تھا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بچپن سے ہی مجھے رؤیائے صادقہ ہوا کرتے تھے۔ مَیں نے خواب میں دیکھا کہ دیوار گرائی جارہی ہے اور لوگ ایک ایک اینٹ کو اٹھا کر پھینک رہے ہیں۔ اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ اس سے پہلے کچھ بارش بھی ہوچکی ہے۔ اسی حالت میں مَیں نے دیکھا (خواب میں) کہ مسجد کی طرف سے حضرت خلیفہ اول تشریف لا رہے ہیں۔ (آپ فرماتے ہیں کہ) جب مقدمے کا فیصلہ ہوا اور دیوار گرائی گئی تو بعینہ ایسا ہی ہوا۔ اس روز کچھ بارش بھی ہوئی اور درس کے بعد حضرت خلیفہ اول جب واپس آئے تو آگے دیوار توڑی جارہی تھی۔ مَیں بھی کھڑا تھا چونکہ اس خواب کا مَیں آپ سے پہلے ذکر کر چکا تھا اس لئے مجھے

دیکھتے ہی حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے فرمایا۔ میاں دیکھو آج تمہارا خواب پورا ہوگیا۔‘‘

(خطبات محمود جلد 15 صفحہ 207-206)

پھر آپ اسی دَور کی بات کرتے ہوئے ایک جگہ فرماتے ہیں کہ ’’ایک وہ بھی زمانہ تھا کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں مخالفین نے مسجد کا دروازہ بند کردیا اور آپ علیہ السلام کئی دفعہ گھر میں پردہ کرا کر لوگوں کو مسجد میں لاتے۔ (یعنی گھر کے اندر سے گزار کے لانا پڑتا تھا) اور کئی لوگ اوپر سے ہو کر آتے (لمبا چکر کاٹ کر)۔ سال یا چھ ماہ تک یہ راستہ بند رہا۔ آخر مقدمہ ہوا اور خدا تعالیٰ نے ایسے سامان کئے کہ دیوار گرائی گئی۔‘‘ (خطبات محمود جلد 20 صفحہ 575-574)

اب جو قادیان جانے والے ہیں وہ دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑے کشادہ راستے وہاں بنا دیئے گئے ہیں۔

بچوں کی دلداری کے بارے میں ایک جگہ اپنا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ’’مجھے اپنے بچپن کی بات یاد ہے کہ ہماری والدہ صاحبہ کبھی ناراض ہو کر فرمایا کرتیں کہ اس کا سر بہت چھوٹا ہے (یعنی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا۔) تو مجھے یاد ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ یہ کوئی بات نہیں۔ راٹکیین جو بہت مشہور وکیل تھا اور جس کی قابلیت کی دھوم سارے ملک میں تھی اس کا سر بھی بہت چھوٹا سا تھا‘‘۔ آپ کہتے ہیں کہ ’’بڑے سر اس بات پر دلالت نہیں کرتے کہ وہ عقلمند ہیں۔ جو شخص اپنی اولاد کو علم اور عرفان سے محروم کرتا ہے اور اس کا سر اگرچہ بڑا ہی ہو تب بھی وہ بے عقل ہی ہے۔ جس شخص کا استاد ماغ ہی نہیں کہ یہ سمجھ سکے کہ خدا اور رسول کیا ہے؟ قرآن کیا ہے؟ وہ عرفان کیسے حاصل کر سکتا ہے‘‘۔ (خطبات محمود جلد 2 صفحہ 174)۔ پس اصل چیز جو ہمیں چاہئے وہ یہ ہے کہ ہم اللہ اور رسول کے احکامات کو سمجھیں، ان پر غور کریں اور ان کی ذات کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ قرآن کریم کو سمجھیں۔ اور یہی حقیقت ہے جس سے دماغ روشن ہوتے ہیں۔

حکومت کی وفاداری کے بارے میں آپ ایک جگہ بیان کرتے ہیں کہ ’’جب میں بچہ تھا اور ابھی میں نے ہوش ہی سنبھالا تھا اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان سے گورنمنٹ کی وفاداری کا میں نے حکم سنا اور اس حکم پر اس قدر پابندی سے قائم رہا کہ میں نے اپنے گہرے دوستوں سے بھی اس بارے میں اختلاف کیا۔ حتیٰ کہ اپنی جماعت کے لیڈروں سے اختلاف کیا‘‘۔ (خطبات محمود جلد 15 صفحہ 323)

بعض لوگوں کو شوق ہوتا ہے کہ بحث کریں کہ فلاں کام کی وجہ سے ہمیں حکومت کا حکم نہیں ماننا چاہئے۔ سوائے اس کے کہ جہاں شرعی روکیں ڈالنے کی حکومت کوشش کرے، باقی نہیں۔ پھر اس کو آپ آگے ایک جگہ مزید کھول کے فرماتے ہیں کہ ’’حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ برطانوی حکومت بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک رحمت ہے۔ اس کے یہ معنی نہیں کہ انگریز قوم کے افراد بہت نیک اور اسلام کی تعلیم کے قریب ہیں۔ ان میں بھی ظالم، غاصب، فاسق، فاجر اور ہر قسم کا خبث رکھنے والے لوگ موجود ہیں اور دوسری قوموں میں بھی (ہیں)۔ ان میں اچھے لوگ ہیں اور دوسری قوموں میں بھی (ہیں)۔ جو چیز رحمت ہے وہ یہ ہے کہ یہ حکومت افراد کی آزادی میں بہت کم دخل دیتی ہے۔ اور وہ جن معاملات میں دخل نہیں دیتی ان میں اسلام کی تعلیم کو قائم کرنے کا ہمارے لئے موقع ہے۔ پس یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے ایسی قوم کو ہم پر مقرر کیا۔ (یہ اس زمانے کی بات ہے جب ہندوستان میں انگریزوں کی حکومت تھی کہ جو افراد کے معاملات میں بہت کم دخل دیتی ہے......‘‘۔

ابھی گزشتہ دنوں ہماری یہاں کانفرنس ہوئی۔ وہاں ایک پریس کی رپورٹر نے مجھے کہا کہ یہاں بھی وہی حالات ہیں۔ اس کو میں نے یہی جواب دیا تھا کہ مذہب کے معاملے میں یہ حکومت دخل نہیں دیتی۔ اس لئے حالات تو ہم کہہ ہی نہیں سکتے کہ پاکستان جیسے یا کسی اور ایسے ملک جیسے یہاں حالات ہوں جہاں احمدیت پر پابندیاں لگائی گئی ہیں۔ بہر حال آپ فرماتے ہیں کہ ’’ہو سکتا ہے کہ اگر نازی یا فیشسٹ لوگ ہم پر حکمران ہوتے تو وہ دوسرے معاملات میں انگریزوں سے بھی اچھے ہوتے۔ ممکن ہے وہ اللہ تعالیٰ کا خوف ان سے زیادہ رکھنے والے اور زیادہ عدل کرنے والے ہوتے مگر انفرادی آزادی وہ اتنی نہ دیتے جتنی انگریزوں نے دی ہے۔ وہ اشخاص کے لحاظ سے تو اچھے ہوتے مگر سلسلے کے لحاظ سے ہمارے لئے مضر ہوتے۔ (یعنی کسی شخص کے تعلقات کے بارے میں ہو سکتا ہے کہ اچھے ہوتے لیکن بحیثیت مجموعی جماعت کے لحاظ سے وہ مضر ہوتے۔) اور اس کے یہ معنی ہوتے کہ جب تک اسلامی حکومت قائم نہ ہو جاتی اسلامی تعلیم کو قائم کرنے کا دائرہ ہمارے لئے بہت ہی محدود ہوتا اور اسلامی احکام میں سے بہت ہی تھوڑے ہوتے جن کو ہم قائم کر سکتے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انہی معنوں کے لحاظ سے انگریزی حکومت کو رحمت قرار دیا ہے‘‘۔ لوگ اعتراض کرتے ہیں ناں انگریزوں کا خود کاشتہ پودا تو فرمایا اس لئے رحمت قرار دیا ہے اور اس قوم کی تعریف کی ہے کہ انہوں نے آزادی دی ہے۔

’’آپ کا یہ مطلب نہیں کہ انگریز انصاف زیادہ کرتے ہیں بلکہ ہو سکتا ہے کہ انصاف کے معاملہ میں کوئی دوسری حکومت اس سے بھی اچھی ہو۔ قابل تعریف بات یہی ہے کہ اس قوم کے تمدن کا طریق یہ ہے کہ اس نے اپنی حکومت کو انفرادی معاملات میں دخل اندازی کے اختیارات نہیں دیئے‘‘۔

(الفضل 21 جنوری 1938ء صفحہ 4 جلد 26 نمبر 17)

قلم کے جہاد کے بارے میں آپ نے ایک ارشاد فرمایا کہ ’’انبیاء کا دل بڑا شکر گزار ہوتا ہے۔ ایک معمولی سے معمولی بات پر بھی بڑا احسان محسوس کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابیں جب دن رات چھپتیں تو باوجود اس کے کہ آپ کئی کئی راتیں بالکل نہیں سوتے تھے لیکن جب کوئی شخص رات کو پروف لاتا تو اس کے آواز دینے پر خود اٹھ کر لینے کے لئے جاتے (یعنی کتابت ہو کر آتی تو خود لینے کے لئے جاتے) اور ساتھ ساتھ یہ بھی کہتے جاتے کہ جَزَاکَ اللّٰہُ اَحْسَنَ الْجَزَآء۔ اس کو کتنی تکلیف ہوئی ہے۔ یہ لوگ کتنی تکلیف برداشت کرتے ہیں۔ خدا ان کو جزائے خیر دے۔ حالانکہ آپ خود ساری رات جاگتے رہتے تھے‘‘۔ فرماتے ہیں کہ ’’میں کئی بار آپ کو کام کرتے دیکھ کر سویا اور جب کبھی آنکھ کھلی تو کام کرتے ہی دیکھا حتیٰ کہ صبح ہوگئی۔ دوسرے لوگ اگرچہ خدا کے لئے کام کرتے تھے لیکن آپ (علیہ السلام) ان کی تکلیف کو بہت محسوس کرتے تھے۔ کیوں؟ اس لئے کہ انبیاء کے دل میں احسان کا بہت احساس ہوتا ہے۔ (الفضل 19 اگست 1916ء صفحہ 7 جلد 4 نمبر 13)

صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام آپ کے ادب اور آپ کے مقام کا کس قدر لحاظ رکھتے تھے، خیال رکھتے تھے اور اس کے لئے کسی کو بھی خاطر میں نہیں لاتے تھے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنا ایک واقعہ بیان کرتے ہیں اور یہ واقعہ بیان کر کے آپ نے توجہ دلائی ہے کہ ہمارے نوجوانوں کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ جو اسلامی اخلاق اور آداب ہوتے ہیں، ان کی طرف ہمیشہ توجہ دیں۔ آپ اپنے ایک خطبہ میں بیان فرماتے ہیں کہ ’’میں نے دیکھا ہے کہ نوجوانوں کو اسلامی آداب سکھانے کی طرف توجہ ہی نہیں کی جاتی۔ نوجوان بے تکلفانہ ایک دوسرے کی گردن میں بانہیں ڈالے پھر رہے ہوتے ہیں۔ حتیٰ کہ میرے سامنے بھی ایسا کرنے میں انہیں کوئی باک نہیں ہوتا کیونکہ ان کو یہ احساس ہی نہیں کہ یہ کوئی بری بات ہے۔ ان کے ماں باپ اور اساتذہ نے ان کی اصلاح کی طرف کبھی کوئی توجہ ہی نہیں کی حالانکہ یہ چیزیں انسانی زندگی پر بہت گہرا اثر ڈالتی ہیں۔ میں نے دیکھا ہے بعض لوگوں کی بچپن میں تربیت کا اب تک مجھ پر اثر ہے اور جب وہ واقعہ یاد آتا ہے تو بے اختیار ان کے لئے دل سے دعا نکلتی ہے۔ ایک دفعہ میں ایک لڑکے کے کندھے پر کہنی ٹیک کر کھڑا تھا کہ ماسٹر قادر بخش صاحب نے جو مولوی عبدالرحیم صاحب درد کے والد تھے اس سے منع کیا اور کہا کہ یہ بہت بری بات ہے۔ اس وقت میری عمر بارہ تیرہ سال کی ہوگی لیکن وہ نقشہ جب بھی میرے سامنے آتا ہے ان کے لئے دل سے دعا نکلتی ہے۔ اسی طرح ایک صوبیدار صاحب مراد آباد کے رہنے والے تھے ان کی ایک بات بھی مجھے یاد ہے‘‘۔ لکھتے ہیں کہ ’’ہماری والدہ چونکہ دلّی کی ہیں اور دلّی بلکہ لکھنؤ میں بھی ’تم‘ کہہ کر مخاطب کرتے ہیں۔ بزرگوں کو بیشک آپ کہتے ہیں لیکن ہماری والدہ کے کوئی بزرگ چونکہ یہاں تھے نہیں کہ ہم ان سے ’’آپ‘‘ کہہ کر کسی کو مخاطب کرنا بھی سیکھ سکتے۔ اس لئے میں دس گیارہ سال کی عمر تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ’’تم‘‘ ہی کہا کرتا تھا۔ اللہ تعالیٰ ان (صوبیدار صاحب) کی مغفرت فرمائے اور ان کے مدارج بلند کرے‘‘۔ کہتے ہیں ’’صوبیدار محمد ایوب خان صاحب مراد آباد کے رہنے والے تھے۔ گورداسپور میں مقدمہ تھا اور میں نے بات کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ’تم‘ کہہ دیا۔ وہ صوبیدار صاحب مجھے الگ لے گئے اور کہا کہ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرزند ہیں اور ہمارے لئے محل ادب ہیں۔ لیکن یہ بات یاد رکھیں کہ ’’تم‘‘ کا لفظ برابر والوں کے لئے بولا جاتا ہے بزرگوں کے لئے نہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے اس کا استعمال میں بالکل برداشت نہیں کر سکتا۔ یہ پہلا سبق تھا جو انہوں نے اس بارے میں مجھے دیا‘‘۔ (الفضل 11 مارچ 1939ء صفحہ 7 جلد 27 نمبر 58)

پس اسلامی آداب میں ہمیں بھی خاص طور پر توجہ دینی چاہئے۔ ان لوگوں کو جو آجکل ایم ٹی اے پر آتے ہیں۔ انہیں خیال رکھنا چاہئے۔ اس کے ذریعے عموماً تو نوجوان آتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے عموماً ان کے پروگرام بڑے اچھے ہیں لیکن ایک پروگرام جو آجکل ربوہ سے بن کر آ رہا ہے اور اس میں مربی اور واقف زندگی بھی بیٹھے ہوتے ہیں۔ اس میں ایک تو بیٹھنے کا انداز بڑا غلط ہوتا ہے۔ کرسی پر بیٹھے ہوئے ہیں اور ٹانگیں کھول کر بیٹھے ہوئے ہیں، ساتھ ہلتے چلے جا رہے ہیں کوئی وقار نہیں ہے۔ سر پہ ٹوپی نہیں ہے اور اس قسم کے پروگرام جو ربوہ سے بن کے آئیں ان کو کسی صورت میں بھی برداشت نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے آئندہ سے ایم ٹی اے والے

نونیت جیولرز　NAVNEET JEWELLERS
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

بسم اللہ الرحمن الرحیم　نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم　وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
Courtesy:
ALLADIN BUILDERS
e-mail: khalid@alladinbuilders.com
وَسِّعْ مَکَانَکَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ

جو پاکستان میں ہیں ان کو بھی اس بات کا خیال رکھنا چاہئے۔ پروگرام بیشک اپنی نوعیت کے لحاظ سے اچھا ہو لیکن اگر اس کو conduct کرنے والا، اس کو present کرنے والا اچھا نہیں ہے تو وہ پروگرام کبھی نہیں لگایا جائے گا۔ اس لئے مَیں نے آئندہ سے وہ پروگرام روک بھی دیئے ہیں۔ اور خاص طور پر مربیان کو تو بہت توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ ان کا ایک اپنا وقار ہے اور ان کو یہی سمجھنا چاہئے کہ ہم نے اس وقار کو قائم کرنا ہے۔ ایک عام دنیادار لڑکا اگر ایسی حرکت کرتا ہے تو وہ قابل برداشت ہے لیکن اگر ایک مربی کرے تو ناقابل برداشت ہے۔ اور مجھے بعض لوگوں نے لکھا بھی ہے۔ توجہ بھی دلائی ہے۔ ہر کوئی اس چیز کو محسوس کر رہا ہے کہ ربوہ سے ایک پروگرام بنتا ہے اور اس میں اس قسم کا، وقار کا کوئی خیال نہیں رکھا جاتا۔

ایک واقعہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ''ہم بھی بچپن میں مختلف کھیلیں کھیلا کرتے تھے۔ مَیں عموماً فٹبال کھیلا کرتا تھا۔ جب قادیان میں بعض ایسے لوگ آ گئے جو کرکٹ کے کھلاڑی تھے تو انہوں نے ایک کرکٹ ٹیم تیار کی''۔ حضرت مصلح موعود کہتے ہیں کہ 'ایک دن وہ میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ جاؤ حضرت صاحب سے عرض کرو کہ وہ بھی کھیلنے کے لئے تشریف لائیں۔ چنانچہ میں اندر گیا۔ آپ اس وقت ایک کتاب لکھ رہے تھے۔ جب میں نے اپنا مقصد بیان کیا تو آپ نے قلم نیچے رکھ دی اور فرمایا۔ تمہارا گیند تو گراؤنڈ سے باہر نہیں جائے گا لیکن میں وہ کرکٹ کھیل رہا ہوں جس کا گیند دنیا کے کناروں تک جائے گا۔ اب دیکھ لو کیا آپ کا گیند دنیا کے کناروں تک پہنچا ہے یا نہیں۔ اس وقت امریکہ، ہالینڈ، انگلینڈ، سوئٹزرلینڈ، مڈل ایسٹ، افریقہ، انڈونیشیا، اور دوسرے کئی ممالک میں آپ کے جاننے والے موجود ہیں۔ فلپائن کی حکومت ہمیں مبلغ بھیجنے کی اجازت نہیں دیتی تھی لیکن پچھلے دنوں وہاں سے برابر بیعتیں آنی شروع ہو گئی ہیں۔ ابھی تین چار دن ہوئے ہیں فلپائن سے ایک شخص کا خط آیا جس میں انہوں نے لکھا ہے کہ اسے میری بیعت کا خط ہی سمجھیں اور مجھے مزید لٹریچر بھجوائیں۔ (یہ حضرت خلیفہ ثانی کے زمانے کی باتیں ہیں۔) مجھے جس مقام کے متعلق بھی علم ہوتا ہے کہ وہاں کوئی اسلام کی خدمت کرنے والا ہے میں وہاں خط لکھ دیتا ہوں۔ چنانچہ اس نے لکھا ہے کہ میں نے انجمن اشاعت اسلام لاہور کو بھی ایک خط لکھا ہے۔ میں نے مسجد لنڈن کے پتے پر بھی ایک خط لکھا ہے۔ میں نے واشنگٹن امریکہ کے پتے پر بھی ایک خط لکھا ہے۔ اب دیکھ لو فلپائن میں ہمارا کوئی مبلغ نہیں گیا لیکن لوگوں میں آپ ہی آپ احمدیت کی طرف رغبت پیدا ہوتی ہے۔ یہ وہی گیند ہے جسے قادیان میں بیٹھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہِٹ ماری تھی' جو دنیا کے کناروں میں پہنچ رہا ہے۔

(الفضل 8 فروری 1956ء صفحہ 4 جلد 45/10 نمبر 33)

اب تو اس کی اتنی کثرت ہو گئی ہے کہ حیرت ہوتی ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ دنیا سے خود بخود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تعارف کروا رہا ہے۔ کئی واقعات مختلف وقتوں میں لوگوں کے بیان بھی کر چکا ہوں کہ خود رہنمائی فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کس طرح تعارف کروا رہا ہے۔ بعض لوگ عرصے کے بعد جب کہیں آپ کی تصویر دیکھتے ہیں تو پہچان لیتے ہیں یا خلفاء کی تصویریں دیکھتے ہیں تو پہچان لیتے ہیں کہ یہی تھے جو ہمیں اسلام کا صحیح پیغام دے رہے تھے۔

پھر ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ ''بغیر محنت دینی یا محنت دنیاوی کے کوئی انسان عزت حاصل نہیں کر سکتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے کہ ہمارے زمانے میں تمام عزت خدا نے ہمارے ساتھ وابستہ کر دی ہے۔ (یعنی اب اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جو زمانہ ہے اس میں تمام عزت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ وابستہ ہو گئی۔) اب عزت پانے والے یا ہمارے مرید ہوں گے یا ہمارے مخالف ہوں گے۔ (یعنی مخالفین کو بھی اگر عزت ملے گی تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وجہ سے ہی۔) چنانچہ (آپ) فرماتے تھے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب (ہی) کو دیکھ لو وہ کوئی بڑے مولوی نہیں۔ ان جیسے ہزاروں مولوی پنجاب اور ہندوستان میں پائے جاتے ہیں۔ ان کو اگر اعزاز حاصل ہے تو محض ہماری مخالفت کی وجہ سے۔ وہ لوگ خواہ اس امر کا اقرار کریں یا نہ (کریں) مگر واقعہ یہی ہے کہ آج ہماری مخالفت میں عزت ہے یا ہماری تائید میں۔ گویا اصل مرکزی وجود ہمارا ہی ہے۔ اور مخالفین کو بھی اگر عزت حاصل ہوتی ہے تو ہماری وجہ سے۔'' (تفسیر کبیر جلد 8 صفحہ 614)

اس کو مزید کھول کر آپ نے ایک جگہ اس طرح بھی بیان فرمایا ہے کہ ''جب تک کوئی انسان کمال حاصل نہ کرے انعام نہیں مل سکتا۔ مذہب میں داخل ہونے سے بھی کمال ہی فائدہ دیتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ آجکل ہم سے فائدہ وہی اٹھاتے ہیں جو گہرا تعلق رکھتے ہیں۔ یا تو پوری مخالفت کرنے والے مثلاً مولوی ثناء اللہ صاحب وغیرہ۔ دوسرے چھوٹے چھوٹے مولویوں کو کوئی پوچھتا بھی نہیں یا کامل اخلاص رکھنے والے''۔ اب چھوٹے مولویوں نے بھی اپنے اپنے علاقوں میں اپنی روزی کمانے کا ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مخالفت کو بنایا ہوا ہے اور ان کو اگر روٹی مل رہی ہے تو اسی وجہ سے مل رہی ہے۔ فرماتے ہیں کہ ''ادنیٰ تعلق فائدہ نہیں دیتا۔ اصل میں کمال ہی سے فضل ملتا ہے۔ بغیر اس کے انسان فضل سے محروم رہتا ہے۔ اگر انسان 'ہر چہ بادہ باد کشتی مادر آب انداختیم' کہہ کر خدا تعالیٰ کی طرف چل پڑے۔ (یعنی اب چاہے جو بھی ہونا ہے ہو جائے ہم نے تو اپنی کشتی دریا میں ڈال دی ہے۔ اگر یہ کہہ کر خدا تعالیٰ کی طرف چل پڑے) تو اس کے ساتھ بھی پہلوں کا سا معاملہ ہوگا۔ آخر خدا تعالیٰ کو کسی سے دشمنی نہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ انسان کامل طور پر اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے آگے ڈال دے اور اس کے آستانے پر گرا دے۔ اس سے آپ ہی آپ اسے سب کچھ حاصل ہو جائے گا اور جو ترقی اس کے لئے ضروری ہوگی وہ آپ ہی آپ مل جائے گی''۔ (اس لئے ہر احمدی کو اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ ماننا ہے تو مکمل اس کے آگے ڈالنا ہوگا)۔ آپ نے لکھا کہ ''آگ کے پاس بیٹھنے والے کے اعضاء کو دیکھو سب گرم ہوں گے۔ اس کا چہرہ ہاتھ پاؤں جہاں ہاتھ لگاؤ گے گرم محسوس ہوگا تو پھر کس طرح ممکن ہے کہ کوئی شخص سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر خدا کے پاس آئے اور اس کے پاس بیٹھ جائے اور خدا تعالیٰ کا وجود اس کے اندر سے ظاہر نہ ہو۔ آگ کے اندر لوہا پڑ کر آگ کی خصوصیات ظاہر کرنے لگ جاتا ہے گو وہ آگ نہیں ہوتا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے والے لوگوں سے خاص معاملات ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ انہیں کُنْ فَیَکُوْن والی چادر پہنا دیتا ہے حتی کہ نادان ان کو خدا سمجھنے لگ جاتے ہیں حالانکہ وہ تو صرف خدا تعالیٰ کی صفات کا عکس پیش کر رہے ہوتے ہیں۔

پس اگر کوئی مذہب سے فائدہ اٹھانا چاہے تو اس کا طریق یہی ہے کہ اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے آگے کُلّی طور پر ڈال دے۔ لیکن اگر قوم کی قوم اس طرح کرے تو اس پر خاص فضل ہوں گے اور وہ ہر میدان میں فتح حاصل کرے گی۔ ہماری جماعت کے لئے بھی یہی قدم اٹھانا ضروری ہے مگر بہت سے لوگ صرف کہہ دینا کافی سمجھتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ سے ایسی محبت کرنی چاہئے کہ ایک طبعی شئے بن جائے۔ صرف جھوٹا دعویٰ نہ ہو کیونکہ جھوٹ اور خدا تعالیٰ کی محبت ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتی۔ جھوٹ ایک ظلمت ہے اور خدا تعالیٰ کی محبت ایک نور۔ پس نور اور ظلمت کیسے جمع ہو سکتے ہیں''۔ (خطبات محمود جلد 17 صفحہ 471-470)

پس ہمیں اپنے جائزے لیتے رہنا چاہئے اور اکثر مَیں توجہ دلاتا بھی رہتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں آ کر ہمیں دوسروں سے مختلف نظر آنا چاہئے۔ خدا تعالیٰ کی ذات پر ایمان اور یقین میں بھی ہمیں دوسرے سے مختلف نظر آنا چاہئے اور بڑھے ہوئے ہونا چاہئے۔ عبادات میں بھی ہمیں دوسروں سے مختلف نظر آنا چاہئے۔ اعلیٰ معیاروں کو پانے کی کوشش کرنے والے بھی ہم دوسروں کی نسبت زیادہ ہونے چاہئیں۔ اعلیٰ اخلاق میں بھی ہمیں امتیازی حیثیت حاصل ہونی چاہئے۔ قانون کی پابندی میں بھی ہم ایک مثال ہونے چاہئیں۔ غرض کہ ہر چیز میں ایک احمدی کو دوسروں سے ممتاز ہونے کی ضرورت ہے تبھی ہم جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں بیعت سے صحیح فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

احسان اور حسن سلوک کا ایک واقعہ یہ بیان فرماتے ہیں۔ ایک دفعہ ایک افسر حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ایک معاملے میں (ملنے آئے اور) کہا کہ یہ لوگ'' (یعنی قادیان کے رہنے والے غیر از جماعت یا ہندو وغیرہ جو تھے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف بعض دفعہ حکام کو، حکومت کے کارندوں کو غلط شکایات کیا کرتے تھے۔ تو بہرحال ایک دفعہ ایک افسر حکومت کے قادیان آئے اور کہا کہ یہ لوگ) ''آپ کے شہری ہیں۔ آپ ان کے ساتھ نرمی کا سلوک کریں۔ (حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو انہوں نے کہا۔) تو حضرت صاحب نے فرمایا کہ اس بڈھے شاہ کو (وہاں ایک شخص تھا کوئی بڈھے شاہ اسی کو) پوچھو کہ آیا کوئی ایک موقع بھی ایسا آیا ہے جس میں اس نے اپنی طرف سے نیش زنی نہ کی ہو۔ (جتنا نقصان پہنچانے کی کوشش کی جا سکتی ہے نہ کی ہو) اور پھر اس سے ہی پوچھو کہ کیا کوئی ایک موقع بھی ایسا آیا ہے کہ جس میں مَیں احسان کر سکتا تھا اور پھر میں نے اس کے ساتھ احسان نہ کیا ہو۔ (بس) وہ آگے سر ڈال کر ہی بیٹھا رہا، (بولا نہیں کچھ۔) یہ ایک عظیم الشان نمونہ تھا آپ کے اخلاق کا۔ پس ہماری جماعت کو بھی چاہئے کہ وہ اخلاق میں ایک نمونہ ہو۔ معاملات کی آپ میں (ایک) ایسی صفائی ہو کہ اگر ایک پیسہ بھی گھر میں نہ ہو تو امانت میں ہاتھ نہ ڈالیں اور بات اتنی میٹھی اور ایسی محبت سے کریں کہ جو دوسروں کے دل پر اثر کرے۔'' (خطبات محمود جلد 10 صفحہ 278-277)

اس بات کی وضاحت کرتے ہوئے کہ انسان جس چیز کا عادی ہو جائے وہ تکلیف نہیں رہتی۔ جب

www.intactconstructions.org
وَسِّعْ مَكَانَكَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
Intact Constructions
Mohammad. Janealam Shaikh
52 First Floor, Room 7, Zakria Masjid Street
Bhishti Mohalla, Mumbai-09
e-mail: intactconstructions@gmail.com
Mob. +91- 7738340717, 9819780273

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

عادی ہو جائے تو پھر تکلیف ختم ہو جاتی ہے، فرمایا کہ ”حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زبان سے میں نے خود اپنے کانوں سے یہ مضمون بار ہا سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے دو قسم کے ابتلا آیا کرتے ہیں۔ ایک تو وہ ابتلا ہوتے ہیں جن میں بندے کو اختیار دیا جاتا ہے کہ تم اس میں اپنے آرام کے لئے خود کوئی تجویز کر سکتے ہو۔ چنانچہ اس کی مثال میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے تھے دیکھو! وضو بھی ایک ابتلا ہے۔ سردیوں کے موسم میں جب سخت سردی لگ رہی ہو۔ ٹھنڈی ہوا چل رہی ہو اور ذرا سی ہوا لگنے سے بھی انسان کو تکلیف ہوتی ہو۔“ (اب تو یہاں ہمارے تصور نہیں غسل خانوں میں بھی ہیٹنگ ہوتی ہے گرم پانی آ رہا ہوتا ہے۔ لیکن ہیٹنگ بھی کوئی نہ ہو باہر جانا ہو، ٹھنڈا پانی ہو تب سردیوں میں وضو کا ایک تصور قائم ہو سکتا ہے۔) فرمایا کہ ”خدا تعالیٰ کی طرف سے انسان کو حکم ہوتا ہے کہ نماز پڑھنے سے پہلے وضو کرو۔ بسا اوقات جب نماز کا وقت ہوتا ہے اس وقت گرم پانی نہیں ہوتا یا بسا اوقات اسے گرم پانی میسر تو آ سکتا ہے مگر اس وقت تیار نہیں ہوتا۔ پھر بسا اوقات اسے گرم پانی میسر ہی نہیں آ سکتا۔ یخ بستہ پانی ہوتا ہے اور اسی پانی سے اسے وضو کر کے نماز پڑھنی پڑتی ہے۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ یہ بھی ایک ابتلا ہے جو اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے لئے رکھ دیا۔ مگر فرمایا یہ ایسا ابتلا ہے جس میں بندے کو اختیار دیا گیا ہے یعنی اسے اس بات کی اجازت دی گئی ہے کہ اگر پانی ٹھنڈا ہے تو گرم کر لے۔ گویا یہ ایک اختیاری ابتلا ہے۔“ اس قسم کی اختیاری ابتلا کی بہت ساری مثالیں اور بھی دی جا سکتی ہیں۔ فرمایا کہ یہ ”جو اللہ تعالیٰ نے مقرر کیا اور انسان کو اس بات کی اجازت دی کہ اگر ٹھنڈے پانی سے تم وضو نہیں کر سکتے تو ہمت کرو اور آگ پر پانی گرم کر لو اور اپنے گھر میں آگ موجود نہیں تو ہمسائے کے گھر سے آگ لے کر پانی گرم کر لو اور گرم پانی سے وضو کرنے کے بعد اچھی طرح گرم کپڑے پہن لو تا تمہیں سردی محسوس نہ ہو یا بعض اوقات لوگ مسجدوں میں حمام بنا دیتے ہیں جن میں پانی گرم رہتا ہے۔ پس جو لوگ غریب اپنے گھروں میں پانی گرم نہیں کر سکتے وہ مساجد میں جا کر حمام سے وضو کر سکتے ہیں“۔ یہ جو غیر ترقی یافتہ ممالک ہیں یا کم ترقی یافتہ ممالک ہیں وہاں جو لوگ سننے والے ہیں وہ اس کا صحیح تصور پیدا کر سکتے ہیں بلکہ آپ میں سے بھی جو سب بڑے ہیں۔ یہاں کے پیدا ہوئے ہوئے لوگ شاید اس کا تصور پیدا نہ کر سکیں۔ یہاں گرم پانی میسر آ جاتا ہے۔ لیکن بہر حال بہت سارے ہم میں سے جانتے ہیں کہ پاکستان ہندوستان وغیرہ میں کیا صورتحال ہوتی ہے۔ پھر فرمایا: ”یا اگر مسجد میں گرم حمام کا انتظام نہ ہو تو پھر کوئی ہمت والا کنوئیں سے تازہ پانی کا ڈول نکال کر اس سے وضو کر لیتا ہے اس طرح بھی وہ سردی سے بچ جاتا ہے کیونکہ سردیوں میں کنویں کا تازہ پانی قدرے گرم ہوتا ہے۔ پس اگر کوئی ذریعہ اس کے پاس موجود نہیں تو وہ اس طرح اپنی تکلیف کو دور کر سکتا ہے۔ اسی طرح فرماتے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو حکم دیا کہ علی الصبح اٹھے اور نماز فجر پڑھے۔ اب سردیوں میں صبح کے وقت اٹھنا کتنا دوبھر ہوتا ہے لیکن انسان کے پاس اگر کافی سامان ہو تو یہ تکلیف بھی اسے محسوس نہیں ہو سکتی۔ مثلاً اگر اسے تہجد کی نماز پڑھنے کی عادت ہے تو وہ یہ کر سکتا ہے کہ تہجد کی نماز پڑھتے وقت کمرے کے دروازے اچھی طرح بند کرے تا کمرہ گرم رہے اور باہر کی ٹھنڈی ہوا اندر نہ آ سکے۔ اسی طرح جب فجر کی نماز پڑھنے کے لئے مسجد کو جائے تو کمبل یا دُلائی اوڑھ سکتا ہے (جن کے پاس کوٹ نہیں ہیں)۔ یا گرم کوٹ پہن کر جا سکتا ہے اور اگر کوئی غریب بھی ہو تو وہ بھی پھٹی پرانی (کوئی) صدری یا کوٹ پہن کر جا سکتا ہے۔ اور سردی کے اثر سے اپنے آپ کو بچا سکتا ہے۔ اور اگر کوئی شخص بالکل ہی غریب ہو اور اس کے پاس نہ کمبل ہو نہ دولائی نہ صدری نہ کوٹ تو اسے بھی زیادہ تکلیف نہیں ہو سکتی کیونکہ ایسے شخص کو سردی کے برداشت کرنے کی عادت پڑ جاتی ہے اور خدا تعالیٰ کا یہ قانون ہے کہ جس چیز کا انسان عادی ہو جائے وہ اس کو تکلیف نہیں دیتی“۔ (خطبات محمود جلد 17 صفحہ 670-669)

بہت سارے لوگوں کو ہم نے پاکستان میں بھی سردیوں میں دیکھا ہے۔ ہم جب گرم کپڑے پہن رہے ہوتے ہیں تو ایک غریب آدمی بیچارہ معمولی سے گرم کپڑے پہن کے اور بغیر جرابوں کے آرام سے پھر رہا ہوتا ہے اور اسے کوئی سردی کا احساس نہیں ہوتا اس لئے کہ عادت پڑ جاتی ہے۔

پھر آپ یہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا ہے کہ (مثلاً) عورتیں بعض دفعہ جہاں لکڑی اور کوئلہ جل رہا ہوتا ہے وہاں کام کرتی ہیں تو ہاتھوں سے چولہے سے کوئلہ یا انگارے نکال لیتی ہیں اور انہیں کوئی تکلیف محسوس نہیں ہوتی جبکہ ہم لوگ جو ہیں اس کے انگارے کے قریب بھی نہیں جا سکتے“۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 17 صفحہ 670)

تو کسی چیز کی جب یہ عادت پڑ جائے تو پھر تکلیف محسوس نہیں ہوتی۔ اس لئے پہلی چیز تو یہ ہے کہ اگر ابتلا ہے بھی تو تکلیف برداشت کر کے بھی اس کو اللہ تعالیٰ کی خاطر برداشت کرنا چاہئے اور اگر اس کو دور کرنے کا حل نکل سکتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے جو احکامات ہیں ان سے حل نکال کے اس پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اور اگر نہیں بھی تو پھر انسان اپنے آپ کو عادت ڈالے اور اس کے مطابق کرنے کی کوشش کرے اور جب عادت پڑ جائے تو پھر وہ تکلیف، تکلیف نہیں رہتی۔

دوسرے حصے کا تو آپ نے ذکر نہیں کیا کہ دوسرا ابتلا (کیا ہے؟) لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس مَیں پڑھ دیتا ہوں جس میں آپ نے ابتلاؤں میں حکمت کیا ہے، اس کے بارے میں فرمایا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ:

”دیکھو اللہ تعالیٰ قادر تھا کہ اپنے بندوں کو کسی قسم کا ایذاء نہ پہنچنے دیتا اور ہر طرح سے عیش و آرام میں ان کی زندگی بسر کرواتا۔ ان کی زندگی شاہانہ زندگی ہوتی۔ ہر وقت ان کے لیے عیش وطرب کے سامان مہیا کئے جاتے۔ مگر اس نے ایسا نہیں کیا۔ اس میں بڑے اسرار اور راز نہاں ہوتے ہیں۔ دیکھو والدین کو اپنی لڑکی کیسی پیاری ہوتی ہے بلکہ اکثر لڑکوں کی نسبت زیادہ پیاری ہوتی ہے مگر ایک وقت آتا ہے کہ والدین اس کو اپنے سے الگ کر دیتے ہیں۔ وہ وقت ایسا ہوتا ہے کہ اس وقت کو دیکھنا بڑے جگر والوں کا کام ہوتا ہے۔ دونوں طرف کی حالت ہی بڑی قابل رحم ہوتی ہے (یعنی ماں باپ بھی رخصت کے وقت رو رہے ہوتے ہیں اور لڑکی بھی) قریباً چودہ پندرہ سال ایک جگہ رہے ہوئے ہوتے ہیں۔ آخر ان کی جدائی کا وقت نہایت ہی رقّت کا وقت ہوتا ہے۔ اس جدائی کو بھی کوئی نادان بے رحمی کہہ دے تو بجا ہے مگر اس کی لڑکی میں بعض ایسے قویٰ ہوتے ہیں جس کا اظہار اس علیحدگی اور سسرال میں جا کر شوہر سے معاشرت ہی کا نتیجہ ہوتا ہے جو طرفین کے لیے موجب برکت اور رحمت ہوتا ہے۔ یہی حال اہل اللہ کا ہے۔ ان لوگوں میں بعض خلق ایسے پوشیدہ ہوتے ہیں کہ جب تک ان پر تکالیف اور شدائد نہ آویں ان کا اظہار ناممکن ہوتا ہے۔ دیکھو اب ہم لوگ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق بیان کرتے ہیں بڑے فخر اور جرأت سے کام لیتے ہیں یہ بھی تو صرف اسی وجہ سے ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر وہ دونوں زمانے آ چکے ہوئے ہیں ورنہ ہم یہ فضیلت کس طرح بیان کرتے“۔ (یعنی آسائش کا بھی زمانہ آیا اور سختیوں اور تکلیفوں کا بھی) ”دکھ کے زمانہ کو بری نظر سے نہ دیکھو۔ یہ خدا (تعالیٰ) سے لذّت کو اور اس کے قرب کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔ اسی لذت کو حاصل کرنے کے واسطے جو خدا کے مقبولوں کو ملا کرتی ہے دنیوی اور سفلی کُل لذات کو طلاق دینی پڑا کرتی ہے۔ خدا کا مقرب بننے کے واسطے ضروری ہے کہ دکھ سہے جاویں اور شکر کیا جاوے اور نئے دن ایک نئی موت اپنے اوپر لینی پڑتی ہے۔ جب انسان دنیوی ہوا و ہوس اور نفس کی طرف سے بکلی موت اپنے اوپر وارد کر لیتا ہے تب اسے وہ حیات ملتی ہے جو کبھی فنا نہیں ہوتی۔ پھر اس کے بعد مرنا کبھی نہیں ہوتا۔“

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 201-200۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس یہ ہے ابتلا کی حکمت کا مختصر خاکہ۔ حضرت مصلح موعود نے ایک دفعہ فرمایا کہ ”میری عمر جب نو یا دس برس کی تھی۔ مَیں اور ایک اور طالبعلم گھر میں کھیل رہے تھے۔ وہیں الماری میں ایک کتاب پڑی ہوئی تھی جس پر نیلا جزدان تھا اور وہ ہمارے دادا صاحب کے وقت کی تھی۔ نئے نئے علوم ہم پڑھنے لگے تھے۔ اس کتاب کو جو کھولا تو اس میں لکھا تھا کہ اب جبرائیل نازل نہیں ہوتا۔ مَیں نے کہا یہ غلط ہے۔ میرے ابّا پر تو نازل ہوتا ہے۔ اس لڑکے نے کہا۔ جبرائیل نہیں آتا کتاب میں لکھا ہے۔ ہم میں بحث ہو گئی۔ آخر ہم دونوں حضرت صاحب کے پاس (حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس) گئے۔ اور دونوں نے اپنا اپنا بیان پیش کیا۔ آپ نے فرمایا۔ کتاب میں غلط لکھا ہے۔ جبرائیل اب بھی آتا ہے۔

پھر اپنا ایک واقعہ بیان کرتے ہیں کہ ”بیوقوفی کے واقعات میں مجھے بھی اپنا ایک واقعہ یاد ہے۔ کئی دفعہ اس واقعے کو یاد کر کے میں ہنسا بھی ہوں اور بسا اوقات میری آنکھوں میں آنسو بھی آ گئے ہیں۔ مگر میں اسے بڑی قدر کی نگاہ سے بھی دیکھا کرتا ہوں اور مجھے اپنی زندگی کے جن واقعات پر ناز ہے ان میں وہ ایک حماقت کا واقعہ بھی ہے اور وہ واقعہ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں ایک رات ہم صحن میں سو رہے تھے۔ گرمی کا موسم تھا کہ آسمان پر بادل آیا اور زور سے گرجنے لگا۔ اسی دوران میں قادیان کے قریب ہی کہیں بجلی گر گئی مگر اس کی کڑک اس زور کی تھی کہ قادیان کے ہر گھر کے لوگوں نے یہ سمجھا کہ یہ بجلی شاید ان کے گھر میں ہی گری ہے...... اس کڑک اور کچھ بادلوں کی وجہ سے تمام لوگ کمروں میں چلے گئے۔ جس وقت بجلی کی یہ کڑک ہوئی اس وقت ہم بھی جو صحن میں سو رہے تھے اٹھ کر اندر چلے گئے۔ مجھے آج تک وہ نظارہ یاد ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ

کلام الامام

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

”انسان اصل میں اُنسان سے ہے یعنی دو محبتوں کا مجموعہ ہے۔ ایک اُنس وہ خدا سے کرتا ہے دوسرا اُنس انسان سے۔“ (ملفوظات جلد 2 صفحہ 5 ایڈیشن 2003)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیماپوری۔ صدر و امیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

نیو اشوک جیولرز قادیان
New Ashok Jewellers
Main Bazar, Qadian Dt. Gurdaspur, Punjab
9815156533, 8054650500, 01872-221731
E-mail: newashokjewellers007@gmail.com

السلام جب اندر کی طرف جانے لگے تو میں نے اپنے دونوں ہاتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سر پر رکھ دیئے کہ اگر بجلی گرے تو مجھ پر گرے، ان پر نہ گرے۔ بعد میں جب میرے ہوش ٹھکانے آئے تو مجھے اپنی اس حرکت پر ہنسی آئی کہ ان کی وجہ سے تو ہم نے بجلی سے بچنا تھا، نہ یہ کہ ہماری وجہ سے وہ (آپ) بجلی سے محفوظ رہتے"۔

(سوانح فضل عمر جلد 1 صفحہ 150-149)

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کی وفات کا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ "1905ء آیا۔ مولوی عبدالکریم صاحب بیمار ہوئے۔ میری عمر 17 سال کی تھی اور ابھی کھیل کود کا زمانہ تھا۔ مولوی صاحب بیمار تھے اور ہم سارا دن کھیل کود میں مشغول رہتے تھے۔ ایک دن یخنی لے کر میں مولوی صاحب کے لئے گیا۔ اس کے سوا یاد نہیں کہ کبھی پوچھنے بھی گیا ہوں۔ اس زمانے کے خیالات کے مطابق یقین کرتا تھا کہ مولوی صاحب فوت ہی نہیں ہو سکتے وہ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد فوت ہوں گے۔ مولوی عبدالکریم صاحب کی طبیعت تیز تھی۔ ایک دو سبق ان کے پاس الف لیلہ کے پڑھے پھر چھوڑ دیئے۔ اس سے زیادہ ان سے تعلق نہ تھا۔ ہاں ان دنوں میں یہ بحثیں خوب ہوا کرتی تھیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دایاں فرشتہ کون سا ہے اور بایاں فرشتہ کون سا ہے۔ بعض کہتے کہ مولوی عبدالکریم صاحب دائیں ہیں اور بعض حضرت استاذی المکرم خلیفہ اول کی نسبت کہتے کہ وہ دائیں فرشتے ہیں۔ علموں اور کاموں کا موازنہ کرنے کی اس وقت طاقت ہی نہ تھی۔ (یعنی بچپن لڑکپن تھا۔ سوچ نہیں تھی) اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اس محبت کی وجہ سے جو حضرت خلیفہ اول مجھ سے کیا کرتے تھے میں نور الدینیوں میں سے تھا۔ ہم نے ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بھی دریافت کیا تھا اور آپ نے ہمارے خیال کی تصدیق کی۔ (یعنی کہ حضرت خلیفہ اول حضرت مسیح موعود کے زیادہ قریبی تھے)۔ غرض مولوی عبدالکریم صاحب سے کوئی زیادہ تعلق مجھے نہیں تھا سوائے اس کے کہ ان کے پُرزور خطبوں کا مداح تھا اور ان کی محبتِ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا معتقد تھا۔ مگر جونہی آپ کی وفات کی خبر میں نے سنی میری حالت میں ایک تغیر پیدا ہوا۔ وہ آواز ایک بجلی تھی جو میرے جسم کے اندر سے گزر گئی۔ جس وقت میں نے آپ کی وفات کی خبر سنی مجھ میں برداشت کی طاقت نہ رہی۔ دوڑ کر اپنے کمرے میں گھس گیا اور دروازے بند کر لئے۔ پھر ایک بے جان لاش کی طرح چارپائی پر گر گیا اور میری آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے۔ وہ آنسو نہ تھے ایک دریا تھا۔ دنیا کی بے ثباتی، مولوی صاحب کی محبتِ مسیح علیہ السلام اور خدمت مسیح کے نظارے آنکھوں کے سامنے پھرتے تھے۔ دل میں بار بار خیال آتا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کاموں میں یہ بہت سا ہاتھ بٹاتے تھے۔ اب آپ کو بہت تکلیف ہو گی اور پھر خیالات پر ایک پردہ پڑ جاتا اور میری آنکھوں سے آنسوؤں کا دریا بہنے لگتا تھا۔ اس دن مَیں نہ کھانا کھا سکا نہ میرے آنسو تھمے حتی کہ میری لاابالی طبیعت کو دیکھتے ہوئے میری اس حالت پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی تعجب ہوا اور آپ نے حیرت سے فرمایا محمود کو کیا ہو گیا ہے۔ اس کو تو مولوی صاحب سے کوئی ایسا تعلق نہ تھا۔ یہ تو بیمار ہو جائے گا۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ "1908ء کا ذکر میرے لئے تکلیف دہ ہے۔ وہ میری کیا سب احمدیوں کی زندگی میں ایک نیا دور شروع کرنے کا موجب ہوا۔ اس سال وہ ہستی جو ہمارے بے جان جسموں کے لئے بمنزلہ روح کے تھی اور ہماری بے نور آنکھوں کے لئے بمنزلہ بینائی کے تھی اور ہمارے تاریک دلوں میں بمنزلہ روشنی کے تھی، ہم سے جدا ہو گئی۔ یہ جدائی نہ تھی۔ ایک قیامت تھی۔ پاؤں تلے سے زمین نکل گئی اور آسمان اپنی جگہ سے ہل گیا۔ اللہ تعالیٰ گواہ ہے اس وقت نہ روٹی کا خیال تھا نہ کپڑے کا۔ صرف ایک خیال تھا کہ اگر ساری دنیا بھی مسیح موعود علیہ السلام کو چھوڑ دے تو مَیں نہیں چھوڑوں گا اور پھر اس سلسلے کو دنیا میں قائم کروں گا۔ میں نہیں جانتا کہ میں نے کس حد تک اس عہد کو نبھایا مگر میری نیت ہمیشہ یہی رہی کہ اس عہد کے مطابق میرے کام ہوں۔"

(یاد ایام۔ انوار العلوم جلد 8 صفحہ 368-367)

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کا ہر فرد بلکہ بعد میں آنے والے بھی گواہ ہیں کہ آپ نے اس عہد کو خوب نبھایا بلکہ ہمارے لئے بھی عہدوں کو نبھانے کے لئے صحیح راستوں کی طرف آپ نے رہنمائی فرما دی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اپنے عہدوں کو نبھانے کی توفیق عطا فرمائے۔

اس وقت میں دو جنازے پڑھاؤں گا۔ ایک جنازہ حاضر ہے۔ (آ گیا ہوا ہے؟) یہ جنازہ حاضر جو ہے مکرمہ ثریا بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری عبدالرحیم صاحب مرحوم آف ملتان کا ہے جو آجکل مانچسٹر یوکے میں تھیں۔ ان کی 77 سال کی عمر میں 11 رنومبر کو وفات ہوئی ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ نیک، صالح، نمازوں کی پابند خوش اخلاق، صابرہ شاکرہ خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ ان کے چھ بیٹے اور چار بیٹیاں ہیں۔ ایک بیٹے عبدالمتین صاحب زعیم انصاراللہ مانچسٹر ہیں۔ بیٹی صدر لجنہ مانچسٹر کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پا رہی ہیں۔ ان کا جنازہ پڑھاؤں گا۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کے بچوں کو بھی ان کی نیکیوں پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

دوسرا جنازہ غائب ہے جو مکرم محمود عبداللہ شبوطی صاحب آف یمن کا ہے۔ شبوطی صاحب 9 رنومبر 2014ء کو لمبی بیماری کے بعد وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کو آپ کے والد نے جامعہ احمدیہ ربوہ میں تعلیم کی غرض سے بھجوایا تھا جہاں سے آپ نے مولوی فاضل کا امتحان بھی پاس کیا۔ مکرم غلام احمد صاحب مبلغ سلسلہ کے بعد آپ یمن میں مبلغ تعینات ہوئے۔ یمن میں 24 رمئی 1934ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کے والد مکرم عبداللہ محمد عثمان الشبوطی صاحب پہلے یمنی احمدی تھے جنہوں نے مبلغ سلسلہ مکرم غلام احمد صاحب کے ذریعہ بیعت کی تھی۔ مرحوم کے والد صاحب نے آپ کو جون 1952ء میں جامعہ احمدیہ ربوہ میں پڑھنے کے لئے بھجوایا تھا جہاں مرحوم نے مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا اور مولوی فاضل کا امتحان پاس کرنے والے آپ پہلے غیر ملکی تھے۔ اسی طرح آپ نے جامعہ سے شاہد کا امتحان بھی پاس کیا اور 1960ء میں مبلغ بن کے یمن واپس آئے۔ لیکن آپ کی واپسی سے قبل آپ کے والد صاحب نے ہدایت کی کہ ربوہ میں شادی کر کے آئیں اور پھر تحریک جدید نے ان کا رشتہ مکرم سید بشیر احمد شاہ صاحب کی صاحبزادی محترمہ نسرین شاہ صاحبہ سے کروایا۔ یہ جو شبوطی صاحب کا سسرال ہے یہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ اور ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب کے خاندان میں سے ہے۔ مرحوم کے بارے میں ان کے صاحبزادے نے لکھا کہ جامعہ کے تمام طلباء یہ بتایا کرتے تھے کہ وہ نماز فجر مسجد محمود میں ادا کرتے تھے جو تحریک جدید کے کوارٹروں میں ہے لیکن شبوطی صاحب مسجد مبارک جا کے نماز ادا کیا کرتے تھے۔ اور پھر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مل کے سیر پہ جاتے تھے۔ ان کے ساتھیوں میں اس زمانے کے جامعہ کے طلباء میں عثمان چینی صاحب، وہاب آدم صاحب وغیرہ شامل ہیں۔ مرحوم نے ستّر کی دہائی کے ابتدائی عرصے تک یمن میں بطور مبلغ کام کیا لیکن جب یمنی حکومت انگریزی حکومت سے آزاد ہوئی تو یمن میں کمیونسٹ پارٹی کی حکومت آئی جس نے ہر قسم کی مذہبی سرگرمیوں پر اور تبلیغ پر پابندی لگا دی۔ اس وجہ سے جماعت نے آپ کو جماعتی سرگرمیاں منقطع کرنے کی ہدایت کی۔ تاہم آپ جماعت کے انتظامی اور مالی امور سرانجام دیتے رہے۔ جمعہ اور عیدین کی نمازیں آپ عدن یونیورسٹی کی مسجد میں پڑھایا کرتے تھے۔ یونیورسٹی کی یہ مسجد ایک احمدی کی ملکیت تھی۔ ان کی وفات کے بعد ان کے اہل خانہ نے مسجد واپس ان کے حوالے کرنے کا مطالبہ کیا تو شبوطی صاحب مرحوم نے مسجد تو ان کے خاندان کو دے دی جو احمدی نہیں تھے۔ اور اپنا گھر مسجد کے لئے پیش کر دیا۔ پھر وہاں نمازیں ہوتی رہیں۔ آپ جماعت سے کوئی خرچ نہیں لیا کرتے تھے۔ ساری جماعتی ضروریات اپنی جیب سے پوری کیا کرتے تھے۔ جماعتی بجٹ سے کچھ نہ لیتے۔ سارا چندہ بغیر کسی کٹوتی کے مرکز بھجوا دیتے بلکہ ابتدائی مبلغین کو ربوہ میں پلاٹ الاٹ ہوئے تھے تو مرحوم شبوطی صاحب نے جو پلاٹ ان کو الاٹ ہوا وہ بھی جماعت کو دے دیا تھا۔ جس طرح میں نے وہاب آدم صاحب کے بارے میں بتایا تھا کہ انہوں نے بھی جماعت کو دے دیا تھا۔ مرحوم نے اپنی اولاد میں خلافت اور جماعت کی محبت پیدا کی۔ بہت محبت کرنے والے انسان تھے۔ یہاں بھی ایک دفعہ آئے ہیں۔ مجھے ملے ہیں۔ اپنے رشتہ داروں سے خواہ وہ احمدی ہوں یا غیر احمدی صلہ رحمی کرنے والے تھے۔ باقاعدہ ان سے ملاقات میں تعلق رکھتے تھے۔ پسماندگان میں سیدہ نسرین شاہ صاحبہ کے علاوہ پانچ بیٹے اور بارہ پوتے پوتیاں یادگار چھوڑے ہیں۔ ان کے ایک بیٹے کینیڈا میں ہیں اور ناصر احمد صاحب یہاں یوکے میں ہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور ان کے بچوں کو بھی ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

Prop. Md. Mustafa Late Abdul Qadeer Laadji Yadgir (K.A)
09845924940, 09986253320

BHARAT BATTERIES
SHAHPUR-KARNATAKA
Mfrs of: BHARAT BATTERY & BHARAT PLATES
Spl: In: All kinds of Batteries
Opp. Bajaj Show Room, B.B.ROAD, Shahpur- 585 233, Yadgir, Karnataka

NAIEM GARMENTS
QILLA BAZAR, PUNCH. (J&K)
Deals in : Ladies Suits,
Gents Wear &Baby Suits etc.
MOHAMMAD SHAIR
Mob.09596748256, 9086224927

M/S ALLIA
EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)
Volvo-290, 210, L& T Komatsu PC-300, 200
Tata Hitachi, Ex 70, JCB, Dozer, etc on hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack-754221

منقولات

”خلافت راشدہ کی طرز کے نظام کا قیام ہی موجودہ تمام مسائل کے حل کا ضامن“

روزنامہ ”سازِ دکن“ کے ایڈیٹر محمد باقر حسین شاذ اپنے اخبار 5۔اگست 2014 کے صفحہ 1 پر لکھتے ہیں :

”روئے زمین پر بسنے والے تمام انسانوں کا اس حقیقت سے مکمل اتفاق ہے کہ دنیا میں اگر کوئی نظام اِنسانوں کے امن و آشتی صلح و محبت اور ترقی و نجات کی ضمانت دے سکتا ہے تو وہ اسلام کا انقلاب آفرین نظام ہے جو خدا پرستی کے اصولوں پر قائم ہے اسلام نے اِنسانوں کی فلاح و بہبود کیلئے ایک ایسا نظام پیش کیا جو جنگ وجدل فتنہ وفساد اور کسی بھی قسم کے عیب یا نقص سے پاک ہے اسلام اپنے ماننے والوں کیلئے لازم قرار دیتا ہے کہ وہ خدا اور اس کے سچے رسول حضور خاتم النبین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اطاعت وفرمانبرداری کا قلاوہ اپنی گردن میں ڈال لیں۔ اللہ اور اُس کے رسولؐ کی اطاعت سے سرموانحراف نہ کریں۔قرآن مجید کو آخری آسمانی ہدایت نامہ تسلیم کرتے ہوئے اس کی تعلیمات پر عمل پیرا ہوں۔ قرآن مجید کی تعلیمات پر عمل پیرائی ہی کے ذریعہ قوموں کو عروج وسربلندی حاصل ہوئی جن قوموں نے خدا اور اس کے برگزیدہ پیغمبروں کی سیدھی و سچی تعلیمات سے روگردانی کی ذلت وپستی ان کا مقدّر بن گئی۔خدا کے جن جن بندوں نے خدائی تعلیمات پر عمل کیا اسے دوسروں تک پہنچایا خدا کے دین کو عام کرنے کی جدوجہد میں لگ گئے انہوں نے خوب نفع کمایا ایسا نفع جو کبھی ختم نہ ہوگا۔ خدا کے دین کی اقامت کیلئے ایسے ہی بندوں کی ضرورت ہے جو بے لوث و بے باک ہو جو خدا کے علاوہ کسی اور سے ڈرتے نہ ہوں زمین پر کوئی مقدس ومعتبر کتاب ہے جو انسانوں کی زندگی کے ہر شعبے میں رہنمائی کرتی ہے تو وہ قرآن مجید ہے اور اس کتاب کو ہم نے بھلا دیا ہے اسلام نے گورے اور کالے امیر وغریب بڑے چھوٹے کا فرق مٹا دیا جو کوئی تقویٰ و بزرگی میں اُونچا مقام رکھتا ہے وہ نہایت قابل احترام ہے اسلام نے انسانوں کو خدا پرستی کی تعلیم دی اور ان میں خوف الٰہی و خوف آخرت کو پیدا کرتے ہوئے ایک دوسرے کا احترام کرنے والا اور ایک دوسرے کے حقوق کی پاسداری کرنے والا بنایا۔ روئے زمین پر اسلام سے زیادہ معتبر باوزن اور خدا سے نزدیک و قابل عمل دین کوئی نہیں۔ہم اسی کو اسلام مانتے ہیں حضور ہادیٔ برحق صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہمارے رہنماء ہیں آپؐ ہمارے نجات دہندہ ہیں حضورؐ نے اپنی امت کیلئے بے شمار تکلیفیں برداشت کیں اور اذیتوں کا سامنا کیا۔آنحضورؐ نے جس دین کی تبلیغ کی اس کو عملی زندگی میں بھی کر دکھایا آپؐ نے فرد سے لیکر سماج تک کی اصلاح فرمائی اور ایک ایسی مثالی مملکت کا قیام عمل میں لایا جو خدا کی مطیع وفرمانبردار تھی۔ آپؐ نے بندوں کو خدا سے ملایا۔ایک دوسرے کے حقوق کو پہچاننے والا بنایا۔یتیموں، ناداروں اور بے کسوں کو ان کا حق دلایا ان کی ڈھارس بندھائی۔خواتین کو ایک اعلیٰ و ارفع مقام دیا گیا دنیا کے کسی سماج اور نظام میں عورتوں کیلئے اتنی مراعات اور سماجی مرتبے نہیں ہیں جو اسلام نے عورتوں کو عطا کئے ہیں۔ اسلام کا نظام صاف و شفاف ہے۔ ذرا آج ان کی موجودہ دنیا دیکھئے ہر طرف جنگ و جدل، فتنہ وفساد، بدامنی اور نا انصافیوں کا دور دورہ ہے قومیں باہم دست بگریباں ہیں اور ظلم و زیادتیوں کا بازار گرم ہے۔ امریکہ نے افغانستان اور عراق میں بے قصور مسلمانوں کو موت کے گھاٹ اُتارا اور وہ اب ایران پر حملہ کی تیاری میں ہے ساری دنیا دیکھ رہی ہے کہ کس طرح ظالم وجابر قوموں نے دیگر اقوام کو اپنا مطیع غلام بنا کر رکھ دیا ہے۔ مسلم نما حکمران کاروائیوں کو محض تماشے کی طرح دیکھ رہے ہیں وہ کوئی عملی اقدام سے قاصر ہیں نہتے فلسطینیوں کا قتل عام کیا جاتا ہے معصوم بچوں اور خواتین کو تہہ تیغ کیا جاتا ہے انسانی بستیوں پر بمباری کر کے اسے تباہ وتاراج کرنے کا اسی طرح کا منظر شائد ہی کبھی آسمان نے دیکھا ہو......کمیونزم کا نظریہ زوال پذیر ہوگیا اور اب سرمایہ دارانہ نظام دم توڑ رہا ہے ساری دنیا ایک ایسے نظام کی متلاشی ہے جو امن ترقی ونجات کے علاوہ روحانی اطمینان، قلبی تسکین کا ضامن ہو۔ ساری دنیا العطش العطش کی صدا لگا رہی ہے اور فریاد کناں ہے کہ کوئی ایسا نظام دنیا کے سامنے آئے جو دکھی انسانیت کے درد کا مداوا ہو جو انسانیت کے سارے مسائل کو حل کردے۔ میں نے اپنی ساری زندگی خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور بزرگان دین واولیاء اللہؒ کی تعلیمات کو عام کرنے کے ساتھ ساتھ ان کی محبت عقیدت وعظمت مسلمانوں کے سینوں میں موجزن کرنے کیلئے جدوجہد میں وقف کردی تھی اور بڑی بے باکی کے ساتھ امت مسلمہ کے مسائل کو اپنی نجی محفلوں ملاقاتوں اور اپنے اخبار سازِ دکن میں اجاگر کرتا رہا۔ سازِ دکن تنہا ایک تحریک ہے اس طرح کی تحریک جو اللہ کے پیارے رسولؐ اور اولیاء اللہؒ نے چلائی تھی یہ سچائی کی تحریک ہے بدی کے خلاف نیکی کی طاقت ہے جس کو نہ تو کمزور کیا جاسکتا ہے اور نہ دبایا جاسکتا ہے۔

عمر کے اس آخری پڑاؤ میں آپ تمام فرزندان توحید و دختران ملت پر واضح کرتا ہوں کہ دنیا کو آج خلافت راشدہ کی طرز کی حکمرانی اور اسی نظام کی ضرورت ہے جس میں شیر اور بکری ایک ہی گھاٹ سے پانی پیتے تھے اور انہیں ایک دوسرے سے بالکل خوف نہ تھا۔صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین نے اپنا سب کچھ خدا کے دین کیلئے نچھاور کردیا تھا۔ آیئے ہم بھی اپنی تمام تر توانائیوں کو خدا اور اس کے رسولؐ کے احکامات کی تابع داری میں وقف کردیں۔ خدا سے دُعا ہے کہ وہ ہمیں شافع اُمم خیر الانام کملی والے آقا کے صدقہ طفیل میں موجودہ گرداب سے نکالے اور ہماری سربلندیوں وسرخرویوں کے سامان کرے۔ آمین ثم آمین۔“

(سازِ دکن حیدر آباد 5 /اگست 2014)

> ”ساری دنیا ایک ایسے نظام کی متلاشی ہے جو امن ترقی ونجات کے علاوہ روحانی اطمینان، قلبی تسکین کا ضامن ہو۔ساری دنیا العطش العطش کی صدا لگا رہی ہے اور فریاد کناں ہے کہ کوئی ایسا نظام دنیا کے سامنے آئے جو دکھی انسانیت کے درد کا مداوا ہو جو انسانیت کے سارے مسائل کو حل کردے......خلافت راشدہ کی طرز کی حکمرانی اور اسی نظام کی ضرورت ہے۔“

محمد باقر حسین شاذ صاحب! آپ نے بالکل بجا فرمایا ہے کہ:

”خلافت راشدہ کی طرز کے نظام کا قیام ہی موجودہ تمام مسائل کے حل کا ضامن ہے۔“ آپ کو خوشخبری ہو کہ خلافت راشدہ کی طرز کا نظام جماعت احمدیہ میں موجود ہے۔ اگر آپ واقعی اسلام کے ہمدرد اور خیر خواہ ہیں تو پھر آپ کو اس خلافت کے زیر سایہ آجانا چاہئے۔ یہ خلافت بالکل خلافت راشدہ کی طرز پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیشگوئی کے عین مطابق منہاج نبوت پر قائم ہے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی:

عَنْ حُذَیْفَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : تَکُوْنُ النُّبُوَّۃُ فِیْکُمْ مَا شَآءَ اللّٰہُ اَنْ تَکُوْنَ ثُمَّ یَرْفَعُھَا اللّٰہُ تَعَالٰی ثُمَّ تَکُوْنُ خِلَافَةٌ عَلٰی مِنْھَاجِ النُّبُوَّۃِ مَا شَآءَ اللّٰہُ اَنْ تَکُوْنَ ثُمَّ یَرْفَعُھَا اللّٰہُ تَعَالٰی ثُمَّ تَکُوْنُ مُلْکًا عَاضًّا فَتَکُوْنُ مَا شَآءَ اللّٰہُ اَنْ تَکُوْنَ ثُمَّ یَرْفَعُھَا اللّٰہُ تَعَالٰی ثُمَّ تَکُوْنُ مُلْکًا جَبْرِیَّةً فَیَکُوْنُ مَا شَآءَ اللّٰہُ اَنْ یَکُوْنَ ثُمَّ یَرْفَعُھَا اللّٰہُ تَعَالٰی ثُمَّ تَکُوْنُ خِلَافَةٌ عَلٰی مِنْھَاجِ النُّبُوَّۃِ ثُمَّ سَکَتَ (مسند احمد جلد ۴ صفحہ ۲۷۳، مشکوٰۃ باب الانذار والتحذیر)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا پھر وہ اس کو اٹھالے گا اور خلافت علیٰ منہاج النبوّۃ قائم ہوگی پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اس نعمت کو بھی اُٹھالے گا۔ پھر اس کی تقدیر کے مطابق ایذا رساں بادشاہت قائم ہوگی (جس سے لوگ دل گرفتہ ہوں گے اور تنگی محسوس کریں گے) جب یہ دَور ختم ہوگا تو اس کی دوسری تقدیر کے مطابق اس سے بھی بڑھ کر جابر بادشاہت قائم ہوگی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا رحم جوش میں آئے گا اور اس ظلم وستم کے دَور کو ختم کردے گا۔ اس کے بعد پھر خلافت علیٰ منہاج النبوّۃ قائم ہوگی۔ یہ فرما کر آپ خاموش ہوگئے۔

اس پیشگوئی کا خلاصہ یہ ہے کہ اسلام پر مختلف ادوار کے بعد ایک دور وہ بھی آئے گا جبکہ اُمت محمدیہ میں خلافت علی منہاج نبوت کا قیام عمل میں آئے گا۔ یہ پیشگوئی قرآن مجید کی سورۃ نور کی آیت:

وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ (نور:56) کے مطابق بالکل برحق ہے اور اپنے وقت پر پوری ہوکر اپنی سچائی ثابت کرچکی ہے۔

آپ نے لکھا ہے کہ آپ نے پوری زندگی خدا اور اس کے رسولؐ کی تعلیمات عام کرنے میں جدوجہد کی اور آپ کا اخبار سازِ دکن رسول اللہ کی چلائی ہوئی تحریک کی مانند ہے۔ اگر ایسا ہی ہے تو پھر ہمیں بتلایا جائے کہ آپ کی پوری زندگی کی جدّوجہد اور آپ کی چلائی ہوئی تحریک کا نتیجہ کیا نکلا؟ اگر آپ کی چلائی ہوئی تحریک رسول اللہ کی چلائی ہوئی تحریک کی مانند ہے تو پھر اس کا کوئی مثبت نتیجہ تو ضرور نکلنا چاہئے تھا!! کیا آپ مسلمانوں کو متحد کرنے میں کامیاب ہوئے؟ کوئی صالح اور متقی جماعت آپ کے ذریعہ تیار ہوئی؟ ہرگز نہیں!! لیکن جو جدّوجہد سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود ومہدی معہود علیہ السلام نے کی اس کے نتیجہ میں آج ایک انتہائی نیک و پاک ومتقی جماعت ساری دنیا میں قائم ہوچکی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مسیح ومہدی کی بعثت کی پیشگوئی فرمائی تھی۔ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے وہی مسیح اور مہدی ہونے کا دعوی فرمایا اور اپنے دعویٰ کو ہزاروں دلائل اور خدائی نشانوں سے سچا ثابت کر دکھایا۔ آپؑ کی وفات کے بعد 1908ء سے جماعت احمدیہ میں خلافت کا نظام جاری ہے جو انشاء اللہ دائمی ہے۔ جہاں اس نظام خلافت نے پوری دُنیا کے 206 ممالک کے احمدیوں کو بے نظیر اتحاد واتفاق، محبت والفت کے دھاگے میں باندھا ہوا ہے وہاں اس رُوحانی نظام خلافت سے منسلک افراد جماعت پوری دُنیا میں اسلام کی تبلیغ واشاعت کی خاطر بے مثال قربانیاں پیش کر رہے ہیں۔ یہی وہ خلافت ہے جس کے ذریعہ دُنیا میں اسلام کا غلبہ ہوگا۔ یہی وہ خلافت ہے جو ساری دُنیا کیلئے ”امن ترقی ونجات کے علاوہ رُوحانی اطمینان قلبی تسکین کی ضامن ہے۔“

ذرا غور فرمائیں! کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیشگوئیاں مسیح موعود اور امام مہدی کے متعلق رائیگاں گئیں؟ واللہ ہرگز نہیں۔ عالم اسلام کا حال آپ پر عیاں ہے۔ اب جبکہ ”ساری دُنیا العطش العطش کی صدا لگا رہی ہے۔“ تو اب بھی اگر وہ مسیح ومہدی نہیں آئے گا تو پھر کب آئے گا؟ یقین جانئے! وہ آگیا ہے۔ سردارِ دو جہاں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیشگوئی پوری ہوچکی ہے۔

”عمر کے اس آخری پڑاؤ“ میں خوف خدا لازم ہے۔ اللہ اور اس کے رسول کے احکام کے آگے سر تسلیم خم کرنا ہی سعادت مندی ہے معلوم نہیں عمر اور کتنے روز وفا کرے۔ جب آپ کے کانوں تک مسیح ومہدی کی بعثت کی خبر پہنچ گئی ہے تو کم ازکم اس پر سنجیدگی سے غور کرنا آپ کا فرض ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ۔

صدق سے میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے
ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار

(منصور احمد مسرورؔ)

نماز جنازہ حاضر و غائب

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 29 مارچ 2014ء بروز ہفتہ ۔قبل نماز ظہر **مکرمہ شفیقہ خانم صاحبہ (اہلیہ مکرم فتح اللہ صاحب مرحوم۔ سلاؤ۔ یوکے)** کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔

مکرمہ شفیقہ خانم صاحبہ 25/مارچ 2014ء کو طویل علالت کے بعد وفات پا گئی تھیں۔انا للہ و انا الیہ راجعون۔آپ نے لمبا عرصہ گکھڑ منڈی ضلع گوجرانوالہ میں صدر لجنہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔تقریباً 25 سال رضا کارانہ طور پر تدریس کے فرائض سرانجام دیتی رہیں۔مفت تعلیم کے علاوہ بچوں کو کتب بھی مہیا کرتی تھیں۔تبلیغ کا بہت شوق تھا۔ نمازوں کی پابند، چندہ جات اور مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی نیک خاتون تھیں۔خلافت سے بہت عقیدت اور پیار کا تعلق تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔پسماندگان میں چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ محترمہ طاہرہ صدیقہ ناصر صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی خالہ زاد بہن تھیں۔

اس کے ساتھ ہی درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب بھی ادا کی گئی:

(1) مکرم محمد عامل بدر صاحب آف سرگودھا (ابن مکرم مولوی محمد عارف صاحب مرحوم)

8 مارچ 2014ء کو 90 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔انا للہ و انا الیہ راجعون۔آپ کو جماعت سرگودھا میں اسسٹنٹ سیکرٹری مال کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔تقسیم ہند کے بعد حضرت مصلح موعودؓ نے آپ کے بارہ میں فرمایا کہ آپ کا وقف قائم ہے۔آپ کو اپنا کام کرنے کی اجازت ہے۔ جماعت کو جب ضرورت ہوگی واپس بلا لے گی۔آپ نماز باجماعت کے پابند، باقاعدگی سے تلاوت قرآن کریم کرنے والے، تہجد گزار، نیک اور مخلص انسان تھے۔درجنوں بچوں کو قرآن کریم ناظرہ پڑھایا، مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے اور اپنے بچوں کو بھی اس میں شامل کرتے تا کہ انہیں بھی مالی قربانی کی عادت پڑے۔کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے سیرت کے واقعات بتاتے۔خلافت سے بڑی محبت اور گہری وابستگی تھی اور دوسروں کو بھی اس کی تلقین کیا کرتے تھے۔1984ء میں آپ کا کاروبار بند ہو گیا تو اخبار الفضل کے ایجنٹ کے طور پر گھر گھر جا کر اخبار پہنچاتے۔اس وجہ سے آپ پر 298-C کے تحت 7 مقدمات بھی قائم ہوئے۔ متعدد بار مخالفین احمدیت نے آپ کو زدوکوب کیا۔آپ کئی بار اسیر راہ مولیٰ بھی رہے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ 2 بیٹیاں اور 5 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔آپ کے ایک بیٹے مکرم محمد اشرف عارف صاحب مربی سلسلہ کینیڈا اور آپ کے پوتے مکرم آصف احمد عارف صاحب مربی سلسلہ فجی کی حیثیت سے خدمات بجالا رہے ہیں۔

(2) مکرمہ خورشید بی بی صاحبہ (اہلیہ مکرم چوہدری بشیر احمد ورک صاحب۔ربوہ)

11 مارچ 2014ء کو 86 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔انا للہ و انا الیہ راجعون۔آپ کو پچاس سال اپنے گاؤں گُجر ضلع شیخوپورہ میں صدر لجنہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔گاؤں کے بہت سے احمدیوں اور غیر احمدی بچے بچیوں کو قرآن کریم ناظرہ پڑھانے کی سعادت پائی۔1974ء کے فسادات میں ایک بار جب جلوس ان کے گھروں کی طرف مارنے کی نیت سے آ رہا تھا تو آپ نے اپنے چھوٹے بچوں کو نہلا دھلا کر تیار کر کے ایک صف میں بٹھا دیا اور کہا کہ ہم قربانی کے لئے تیار ہیں۔انہی دنوں دو خاندانوں کو آپ کے ذریعہ قبول احمدیت کی سعادت بھی ملی۔بہت نیک، دعا گو، صاحب رؤیا و کشف بزرگ خاتون تھیں۔ جماعتی عہدیداران اور مربیان کو بڑی عقیدت سے اپنے گھر میں ٹھہراتیں اور ان کی مہمان نوازی کرتیں۔خلافت سے بہت محبت اور وابستگی تھی اور اپنے بچوں کو بھی اس کی نصیحت کیا کرتی تھیں۔پسماندگان میں ایک بیٹی اور 6 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم عبد الحمید بھٹی صاحب (امیر ضلع شیخوپورہ) کی بہن اور مکرم مبشر احمد صاحب ورک مربی سلسلہ (ضلع منڈی بہاؤالدین) کی والدہ تھیں۔

(3) مکرم سیف اللہ خان صاحب (معلم سلسلہ انڈیا)

14 مارچ 2014ء کو پھیپھڑوں کی کینسر کی وجہ سے 40 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔انا للہ و انا الیہ راجعون۔۔آپ یکم اپریل 2001ء سے نہایت اخلاص و وفا کے ساتھ معلم سلسلہ کی حیثیت سے خدمت بجالا رہے تھے۔آپ کو MTA کی ڈش نصب کرنے کی ٹریننگ بھی دی گئی تھی۔اس کے لئے جہاں کہیں جماعتوں میں ضرورت پیش آتی تو آپ نہایت محنت اور لگن سے اس کام کو سرانجام دیتے۔مرحوم کی اولاد نہیں تھی۔پسماندگان میں صرف سوگوار بیوہ ہیں۔

(4) مکرم مسعود احمد صاحب درد (کراچی)

21 مارچ 2014ء کو وفات پا گئے۔انا للہ و انا الیہ راجعون۔۔آپ نے ڈرگ روڈ کراچی میں سیکرٹری مال کے علاوہ مختلف حیثیتوں سے خدمت کی توفیق پائی۔ بہت شریف النفس، بے ضرر، شفیق اور مخلص انسان تھے۔ جماعتی کاموں میں ذوق و شوق سے حصہ لیتے تھے۔مرحوم موصی تھے۔پسماندگان میں دو بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔آپ کے ایک بیٹے شاہد احمد مسعود صاحب جامعہ احمدیہ ربوہ میں زیر تعلیم ہیں۔نیز آپ مکرم صدیق احمد صاحب منور مبلغ سلسلہ فرینچ گیانا کے برادر نسبتی تھے۔

(5) مکرم منیر احمد کوکب صاحب (کینیڈا)۔(ابن مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب فاضل مرحوم انچارج خلافت لائبریری ربوہ)

20 مارچ 2014ء کو 58 سال کی عمر میں حرکت قلب بند ہونے سے وفات پا گئے۔انا للہ و انا الیہ راجعون۔آپ کو نصرت جہاں سکیم کے تحت سیرالیون اور یوگنڈا میں فزکس کے ٹیچر کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔صوم و صلوٰۃ کے پابند، شریف النفس، مخلص اور باوفا انسان تھے۔آپ کرکٹ کے اچھے کھلاڑی تھے۔مرحوم موصی تھے۔

(6) مکرمہ فاطمہ صاحبہ (بنت مکرم محمد یاسین صاحب۔ سنگاپور)

13 دسمبر 2013ء کو 80 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔انا للہ و انا الیہ راجعون۔آپ بہت مخلص خاندان سے تعلق رکھتی تھیں۔ جب مکرم محمد عثمان چو صاحب (انچارج چینی ڈیسک) چینی زبان میں ترجمہ قرآن کریم کے لئے سنگاپور میں مقیم تھے تو آپ اور آپ کی فیملی نے تمام عرصہ مختلف کاموں میں آپ کی بہت مدد کی۔آپ نے کئی بار جلسہ سالانہ یوکے میں شمولیت اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ سے ملاقات کی سعادت پائی۔

(7) مکرم سرور محمود ثاقب صاحب (ربوہ)

10 فروری 2014ء کو ایک حادثے میں 46 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔انا للہ و انا الیہ راجعون۔آپ حضرت مولوی محمد حسین صاحب (سبز پگڑی والے) صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نواسے اور مکرم منشی سردار محمد صاحب (کاتب الفضل) کے بیٹے تھے۔آپ کو 25 سال دفتر وکالت مال ثانی اور وکالت دیوان میں اکاؤنٹنٹ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔آپ بہت خوبیوں کے مالک نیک اور مخلص انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

(8) مکرم بشیر احمد ملک صاحب (ربوہ)

26 فروری 2014ء کو 75 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔انا للہ و انا الیہ راجعون۔آپ کو لمبا عرصہ جماعت 344/WB دنیا پور ضلع لودھراں میں امام الصلوٰۃ اور سیکرٹری مال اور پھر ربوہ شفٹ ہونے پر اپنے محلہ دارالیمن غربی میں سیکرٹری وقف نو کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ بہت نیک اور مخلص انسان تھے۔آپ نے اپنے تینوں بیٹے وقف کرنے کی سعادت پائی۔آپ کی بیٹیاں بھی کسی نہ کسی رنگ میں جماعتی خدمت کی توفیق پا رہی ہیں۔آپ کے ایک بیٹے مکرم عطاء العلیم ثمر صاحب مربی سلسلہ ریسرچ سیل ربوہ میں خدمت بجالا رہے ہیں۔

(9) مکرمہ صورۃ النبوی صاحبہ (اڑیسہ)

14 فروری 2014ء کو 75 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔انا للہ و انا الیہ راجعون۔آپ پنجگانہ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، قرآن کریم کی تلاوت کرنے والی مخلص اور نیک خاتون تھیں۔تبلیغ کا بہت شوق تھا اور غیر احمدیوں کو بڑے عمدہ اور مؤثر رنگ میں تبلیغ کیا کرتی تھیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔پسماندگان میں دو بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

(10) مکرم عبد العزیز صاحب استاد (بنگلور۔انڈیا)

چند ماہ قبل 97 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔انا للہ و انا الیہ راجعون۔آپ پنج وقتہ نمازوں کے پابند، تہجد گزار، مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے نیک انسان تھے اور اپنی اولاد کو بھی اس کی تلقین کیا کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔آمین

....

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یکم اپریل 2014ء کو نماز ظہر سے قبل مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر **مکرم خلیق احمد صاحب (ابن مکرم ملک شریف احمد صاحب ۔ روہمپٹن۔یوکے)** کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔

مکرم خلیق احمد صاحب 26 مارچ 2014 کو 44 سال کی عمر میں ہارٹ اٹیک کے باعث وفات پا گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔مرحوم گزشتہ پانچ سال سے لوکیمیا کے مرض میں مبتلاء تھے۔ مرحوم پیدائشی احمدی تھے۔ خدمت خلق کا بہت جذبہ رکھتے تھے۔جلسہ سالانہ کی ڈیوٹی بہت شوق سے دیتے تھے۔ غریب پرور اور بااخلاق انسان تھے۔ مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب:

(1) مکرمہ مریم صدیقہ صاحبہ (آف مالمو۔سویڈن)

آپ 24 فروری 2014ء کو بقضائے الٰہی

گردھاری لال ملکھی رام سیالکوٹ والے کی پرانی دُوکان
لوتھرا جیولرز قادیان
LUTHRA JEWELLERS — LJ — SIGN OF PURITY
Kewal krishan & Karan Luthra
Shivala Chowk, Main Bazar , Qadian
Ph.9888 594 111, 8054 893 264
E-mail: luthrajewellers@live.com
Since 1948

وفات پاگئیں۔انا للہ و انا الیہ راجعون۔آپ معروف بزرگ مربی سلسلہ حضرت شیخ عبد القادر صاحب مرحوم (سابق سوداگرمل) کی بیٹی تھیں۔آپ بہت سادہ، خوددار، صابرہ وشاکرہ نیک اور مخلص خاتون تھیں۔قرآن کریم سے بہت محبت تھی۔ ہر مالی تحریک میں نمایاں حصہ لیتی تھیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔آپ کی تدفین مالمو(سویڈن) کے جماعتی قبرستان کے قطعہ موصیان میں ہوئی۔

(2) مکرم ملک محمد خان مجوکہ صاحب

(ابن مکرم ملک مراد مجوکہ صاحب مرحوم۔خوشاب)

آپ 10 جنوری 2014ءکو86 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔انا للہ و انا الیہ راجعون۔آپ پیدائشی احمدی تھے اور آپ کے دادا حضرت ملک عمر مجوکہ صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعودعلیہ السلام تھے۔ مرحوم کوعمر آباد مجوکہ میں 40 سال تک صدر جماعت، سیکرٹری مال اور زعیم انصار اللہ کی مختلف حیثیتوں میں جماعت کی خدمت کی توفیق ملی۔اسی طرح وہاں مسجد کی توسیع کے کام کی نگرانی اور مالی معاونت کی بھی توفیق پائی۔آپ اپنے علاقہ کی پنچائیت کے بھی ممبر تھے۔ انتہائی شفیق، مہمان نواز، دیانتدار، غریب پرور نیک اور مخلص انسان تھے۔حضورانور کے خطبات نہایت ذوق وشوق سے سنا کرتے تھے۔پسماندگان میں تین بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(3) مکرم نصیر احمد ناصر صاحب(آف چک نمبر 94 ر ب ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ)

آپ 25مارچ 2014ءکوبقضائے الٰہی وفات پاگئے۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔آپ 1980ء میں اپنے گاؤں سے ربوہ شفٹ ہوئے تھےاور 2011ءتک لنگرخانہ حضرت مسیح موعودعلیہ السلام میں خدمت کی توفیق پائی۔ ریٹائرمنٹ کے بعد تادم وفات اپنے محلہ میں خادم مسجد کی حیثیت سے احسن رنگ میں خدمت بجا لاتے رہے۔آپ نماز با جماعت کے پابند، نہایت شفیق، بہت بہادر نیک اور مخلص انسان تھے۔مرحوم موصی تھےاورآپ کی تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں عمل میں آئی۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ3 بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔آپ کے ایک بیٹے مکرم نعیم احمد ناصر صاحب نگر پارکر میں وقف جدید کے معلم ہیں۔

(4) مکرم انور احمد صاحب

(ابن مکرم محمد یامین صاحب مرحوم۔کنری)

آپ 28 مارچ 2014ءکو57 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔انا للہ و انا الیہ راجعون۔23 سال قبل ایک موٹر سائیکل حادثے میں مفلوج ہوگئے تھے۔اس وجہ سے آپ کے ہاتھ اورانگلیاں کام نہیں کرتی تھیں لیکن اس کے باوجوداپنے ہاتھ پر رومال سے پنسل باندھ کرکمپیوٹر پر جماعت کا کام کیا کرتے تھے۔ جماعتی مواد اردواورانگریزی میں ٹائپ کرکے ایک ویب سائٹ پر اپ لوڈ کرنے کی توفیق بھی پاتے رہے۔پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹا یادگار چھوڑا ہے۔

☆☆☆

بقیہ صفحہ 2

بات ہوئی اورفوری ردّعمل میں آ کر جتنا ظلم ہوا ہوتا ہے اس سے بڑھ کرظلم کردیا جائے۔تو یہ ساری باتیں آپ کو یاد رکھنی چاہئیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جیسا کہ میں نے کہا اللہ تعالیٰ نے عبادت کا حکم دیا ہےتو عبادت میں نماز کے علاوہ سب احکامات بھی آ جاتے ہیں۔ جب آپ اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر دوسرے احکامات پرعمل کرنے والی ہوں گی تو اللہ تعالیٰ اس کو بھی عبادتوں میں شمار کرلیتا ہے۔پس آپ لوگ اپنے عملی نمونے یہاں دکھائیں۔ اس قوم کے لئے بھی، اپنے بچوں کے لئے بھی آئندہ نسلوں کے لئے بھی۔ ان نسلوں کی تربیت کرنا آپ کا کام ہے کیونکہ اس ماحول میں پہلے سے زیادہ کوشش آپ کوکرنی پڑے گی۔ اپنی روحانیت میں ترقی کریں۔آپ کے عملی نمونے روحانیت میں بھی ہونے چاہئیں اوراپنی نسل کی تربیت کی طرف زیادہ سے زیادہ توجہ دیں۔ عام طور پر ہماری بڑی بوڑھیوں میں زیادہ بدعات ہوتی ہیں۔ جب ان کے پاس پیسے کی کھل ہوئی تو وہاں شادی بیاہ پہ بلا وجہ کی رسومات اور بدعات کو انہوں نے شروع کر دیا ہے۔ زیور کپڑا اس کا بہت زیادہ رجحان ہوگیا ہے۔گو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اکثریت احمدی خواتین کی ایسی ہے جو چندوں میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی ہیں بلکہ بعض ایسی ہیں جومَردوں کو چندوں کی ادائیگی کی طرف مائل کرتی ہیں۔بعض ایسی ہیں جومَردوں سے بڑھ کرخود چندے ادا کرنے والی ہیں۔پس سب ایسی عورتیں جو دین کو دنیا پر مقدم کرنے والی ہیں ہر ایک کو یہ کوشش کرنی چاہئے کہ ان کی جوطرزعمل ہے اس کے پیچھے چلنے کی کوشش کریں نہ کہ اس دنیا میں آ کر دنیا کے پیچھے دوڑنے لگیں۔اگر دنیا کے پیچھے دوڑنے لگیں تو یہاں شاید دنیا تو آپ کو مل جائے لیکن جیسا کہ میں نے حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کے حوالے سے باتیں کی ہیں پھر آخرت میں کوئی reward اس کا نہیں ہوگا۔ کوئی بدلہ اس کا نہیں ہوگا۔کوئی جزا نہیں ہوگی۔ پس ایک احمدی عورت کا کام ہےاورفرض ہے کہ وہ اللہ کی خاطر ہرکام کرنے کی کوشش کرے تاکہ اس دنیا میں بھی جزا پانے والی ہواوراگلے جہان میں بھی جزا پانے والی ہو۔

پس پھر میں کہوں گا بار بار یہی کہوں گا کہ اپنی حالتوں کا بھی جائزہ لیں اوراپنے بچوں کی تربیت کی طرف بھی بہت زیادہ توجہ دیں۔اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

خطاب کے آخر پر حضور انور نے دعا کروائی جس کے ساتھ یہ اجتماع بخیروخوبی اپنے اختتام کو پہنچا۔

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 14 نومبر 2014)

★★★

ہفت روزہ بدر انٹرنیٹ پر بھی دستیاب ہے۔احباب اس سے فائدہ اٹھائیں۔

www.akhbarbadrqadian.in

(ایڈیٹر بدر)

جماعت احمدیہ تیماپور کے تحت عیدملن پارٹی کا انعقاد

جماعت احمدیہ تیماپور میں مورخہ 8اکتوبر 2014ءکوعیدملن کی تقریب زیرصدارت مکرم فہیم احمد نور صاحب امیر ضلع رائچور منعقد کی گئی۔ تلاوت قرآن مجید مکرم مولوی نورالحق خان صاحب مبلغ سلسلہ تیماپور نے کی۔مکرم ڈاکٹر عبد الرب پروفیسر گلبرگہ یونیورسٹی نے جماعت احمدیہ کا تعارف پیش کیا۔ بعدازاں شری امبار اؤ کمان منی پولیس سرکل انسپکٹر شوراپور نے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور کہا کہ مجھے پہلی بار اس قسم کے پروگرام میں شامل ہونے کا موقع ملا ۔آپ نے جماعت کی قیام امن کے سلسلہ میں کی جانے والی مساعی کی تعریف کی۔آخر پر مکرم فہیم احمد نور صاحب امیر ضلع رائچور نے احمدیہ مسلم جماعت کے مقاصد بیان کئے۔اس موقع پر شری ارون کمار کلکرنی تحصیلدار شوراپور، شری ارون کمار PSI شوراپور اور کاروان ادب کے صدر سجانی جوہر صاحب تیماپور کے علاوہ بہت سے دیگر معززین شہر نے شرکت کی۔تمام معزز مہمانوں کو جماعتی لٹریچر دیئے گئے۔

(صدر جماعت احمدیہ تیماپور)

Zaid Auto Repair
زید آٹو ریپیئر

Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Rapair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian

کلام الامام

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود ومہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

’’اللہ کا لفظ اسی ہستی پر بولا جاتا ہے جس میں کوئی نقص ہو ہی نہیں۔‘‘

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۴۸)

منجانب: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعودؑ
RAICHURI CONSTRUCTIONS
SPECIALIST IN BUILDING CONTRACTS
SINCE 1985
EMAIL:RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM
B/007,ITKAR SOC ,SURESH NAGAR ,R.T.O ,
ANDHERI (WEST) ,MUMBAI - 400056.
MAQBOOL AHMED: 09987652552 / 09664334252

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)
سرمہ نور۔کاجل۔حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔
رابطہ: عبدالقدوس نیاز

098154-09445

وصایا : منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 7124: میں فرہانہ کنول الہ دین بنت سلطان ایم الہ دین قوم احمدی مسلمان طالبہ علم۔ تاریخ پیدائش 15 جون 1992 پیدائشی احمدی ساکن 125-1-1 الہ دین بلڈنگس ,S.D Road 72 سکندر آباد، صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 9 مئی 2014ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ سونے کے زیورات 110 گرام۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سلطان ایم الہ دین　　العبد: فرہانہ الہ دین　　گواہ: سکینہ الہ دین

مسل نمبر 7125: میں متقی احمد الہ دین ولد سلطان ایم الہ دین قوم احمدی مسلمان طالب علم تاریخ پیدائش 25 اگست 1997ء پیدائشی احمدی ساکن 125-1-1 الہ دین بلڈنگز 72 ایس ڈی روڈ سکندر آباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 9 مئی 2014 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ بہشتی مقبرہ قادیان کے پیچھے 14 مرلہ کا پلاٹ ہے جس کے ایک مرلہ کی قیمت 80 ہزار روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سکینہ الہ دین　　العبد: متقی الہ دین　　گواہ: سلطان ایم الہ دین

مسل نمبر :7126 میں مبارکہ بیگم زوجہ جی ایم عنایت اللہ نسیم مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 82 سال پیدائشی احمدی ساکن بی ڈی اے کمپلیکس آسٹن ٹاؤن بنگلور صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم جولائی 2014 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ کان کی بالی دو عدد وزن دس گرام قیمت 26000 روپے۔ مبلغ 10 ہزار روپے خاکسار کے پاس نقد موجود ہیں۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد کلیم خان　　الامۃ: مبارکہ بیگم　　گواہ: محمد عرفان اللہ احمدی

مسل نمبر :7127 میں رقیہ بیگم زوجہ بشیر احمد گلبر گی مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 68 سال پیدائشی احمدی ساکن محلہ احمدیہ کھاری باولی ڈاکخانہ شاپور پیٹ ضلع یادگیر صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10 جون 2014 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ انگوٹھی ایک عدد 3 گرام قیمت 6000 روپے۔ کان کی بالیاں دو عدد 2 گرام قیمت 4000 روپے۔ گلے کی چین ایک عدد 2 گرام قیمت 4000 روپے غیر منقولہ جائیداد: ایک مکان جس کی قیمت 1200000 روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ظفر احمد گلبر گی　　الامۃ: رقیہ بیگم　　گواہ: سید مظفر احمد عامل

مسل نمبر :7128 میں فوزیہ انجم زوجہ محمد بشیر قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 38 سال پیدائشی احمدی ساکن یو اے ای بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 8 جنوری 2014 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے کا کاناڈ میں 2 سینٹ زمین ہے جس کی قیمت 16 لاکھ روپے ہے۔ کل طلائی زیورات 80 گرام ہیں۔ جس میں 40 گرام زیور بطور حق مہر ہے۔ جوکہ 22 کیرٹ کے ہیں جس کی قیمت 11200AED ہے۔ اس کے علاوہ جائیداد سے سالانہ 36000 روپے آمد ہوتی ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد بشیر　　الامۃ: فوزیہ انجم　　گواہ: منصور احمد

مسل نمبر :7129: میں ابو البشر ولد اتابر رحمن قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت تاریخ پیدائش 27 اکتوبر 79 تاریخ بیعت 1998 ساکن Q.No. B.37/6 ONGL Colony Kaulagarh Rd. Ddn India بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 8 جون 2014ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے 0.7 ایکڑ زمین قابل کاشت قیمت چھ لاکھ روپے۔ زمین قیمت دس لاکھ روپے۔ 1.25 کٹھہ زمین قیمت 8 لاکھ روپے۔ (۴) ساڑھے سات مرلہ زمین قادیان میں جس کی قیمت 7,50,000 روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 55000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: افضل احمد　　العبد: ابو البشر　　گواہ: محمد خالد

مسل نمبر :7130 میں ناظر احمد ایم سی ولد ایم سی محمد قوم احمدی مسلمان پیشہ کاروبار تاریخ پیدائش 14 جنوری 69 پیدائشی احمدی ساکن Maliyatharakkal Kodiyathoor Calicut بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 4 مارچ 2014 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ (ا) 15 سینٹ زمین میں بنا کنکریٹ کا مکان واقع کوڈیا تھور سروے نمبر 11/7 قیمت 50 لاکھ روپے۔ 50 لاکھ روپیہ کاروبار میں لگا ہوا ہے۔ میرا گزارہ آمد از کاروبار ماہوار 10000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد پی　　العبد: ناظر احمد ایم سی　　گواہ: عبد الرحمن ای

مسل نمبر :7131 میں شمس الدین امروہی ولد محمد راشد امروہی قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت تاریخ پیدائش 5 جون 1977 پیدائشی احمدی ساکن چھوٹا ننگل ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 3 جولائی 2014 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 5495 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد راشد امروہی　　العبد: شمس الدین احمد امروہی　　گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر :7132 میں منورہ سلطانہ زوجہ نعیم احمد خان قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 35 سال پیدائشی احمدی ساکن حلقہ دار الانوار، ڈاکخانہ کیرنگ ضلع، خوردہ صوبہ اُڈیشا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26 جون 2014 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر 31225 روپے بذمہ خاوند۔ زیور طلائی 6 تولہ 22 کیرٹ، زیور نقرئی 15 تولہ۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: منور احمد　　الامۃ: منورہ سلطانہ　　گواہ: ناصر احمد زاہد

احمدیہ مسلم جماعت بھارت کا ٹول فری نمبر
180030102131

مجلس انصاراللہ بھارت کے 35ویں سالانہ اجتماع کا بابرکت انعقاد

الحمدللہ کہ مجلس انصاراللہ بھارت کو اپنا 35واں سالانہ اجتماع مورخہ 14 تا16 اکتوبر 2014 مرکز احمدیت قادیان دارالامان میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔14 اکتوبر کو نماز تہجد سے اجتماع کا آغاز ہوا جو مکرم مولوی سلطان احمد ظفر صاحب نے مسجد دارالانوار میں پڑھائی ۔ نماز فجر کے بعد مکرم ظہیر احمد خادم صاحب ایڈیشنل ناظر دعوت الی اللہ بھارت نے اسلامی معاشرہ کے عنوان پر درس دیا۔بعد درس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مزار مبارک پر محترم مولانا محمد انعام غوری صاحب ناظر اعلیٰ وامیر جماعت قادیان نے اجتماعی دعا کرائی۔

افتتاحی اجلاس: ناشتہ وغیرہ سے فارغ ہوکر ٹھیک دس بجے اجتماع کی کاروائی کا آغاز ہوا۔محترم مولانا محمد انعام غوری صاحب ناظر اعلیٰ قادیان نے مجلس انصاراللہ کا پرچم لہرایا اور دُعا کرائی۔

افتتاحی اجلاس محترم مولانا محمد انعام غوری صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا۔مکرم مولوی سلطان احمد ظفر صاحب نے تلاوت قرآن مجید کی اور اس کا ترجمہ سنایا۔مکرم قاری نواب احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ بھارت نے عہد دوہرایا۔بعدہ مکرم ناظر اعلیٰ صاحب نے عہد وفائے خلافت دوہرایا۔اس کے بعد مکرم کے اے نذیر احمد صاحب عطار کارکن دفتر انصار اللہ بھارت نے نظم پڑھ کر سنائی۔ بعدازاں مکرم قاری نواب احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ بھارت نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام جو حضور ایدہ اللہ نے اجتماع کیلئے ارسال فرمایا تھا پڑھ کر سنایا یہ پیغام بعد میں مختلف زبانوں میں ترجمہ کرکے انصار اراکین میں تقسیم کیا گیا۔اس کے بعد مکرم سید وسیم احمد تیماپوری صاحب قائد عمومی مجلس انصار اللہ بھارت نے سالانہ رپورٹ پڑھ کر سنائی۔

بعدہ مکرم صدر صاحب مجلس انصار اللہ بھارت نے انصار سے خطاب کیا جس میں آپ نے سیدنا حضرت امیرالمؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے انصاراللہ سے متعلق ارشادات پڑھ کر سنائے۔

صدارتی خطاب میں محترم ناظر اعلیٰ صاحب نے انصار سے فرمایا کہ آپ لوگ بہت مسافت طے کرکے اور بہت روپیہ خرچ کرکے یہاں آئے ہیں لہٰذا اپنے اوقات کو زیادہ سے زیادہ عبادات و ریاضات میں گزاریں اجتماع سے بھرپور فائدہ اُٹھائیں اور حضور انور کا جو روح پرور پیغام ابھی آپ نے سنا ہے اس کو بار بار پڑھیں اور ان ارشادات کو عمل کے سانچوں میں ڈھالیں۔دُعا کے ساتھ یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

بعدہ مقابلہ حسنِ قرأت معیار اوّل منعقد ہوا۔ نماز ظہر وعصر اور دوپہر کے کھانے کے بعد احمدیہ گراؤنڈ میں انصار کی کھیلیں ہوئیں۔ نماز مغرب وعشاء اور رات کے کھانے کے بعد اجتماع گاہ میں مقابلہ حسن قرأت معیار دوم اور نظم خوانی معیار اوّل زیر صدارت مکرم جاوید احمد صاحب انور آف جمشید پور ناظم انصار اللہ ضلع ایسٹ سنگھ بھوم و رانچی منعقد ہوا۔ آخر میں حضور انور کے خطاب پر مشتمل ایک ڈاکومینٹری دکھائی گئی۔

دوسرا دن 15 اکتوبر 2014ء: دوسرے دن صبح ساڑھے چار بجے مسجد دارالانوار میں مکرم قاری نواب احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ بھارت نے باجماعت نماز تہجد پڑھائی۔نماز فجر کے بعد مکرم مولوی عبدالمومن راشد صاحب نائب صدر مجلس انصار اللہ بھارت نے ''نماز باجماعت کی اہمیت و برکات'' کے عنوان پر درس دیا۔

ریفریشر کورس ناظمین: صبح سوا چھ بجے مسجد دارالانوار میں محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ بھارت کی زیر صدارت ناظمین وزعماء کرام کی ایک میٹنگ منعقد ہوئی جس میں صدر صاحب نے ناظمین کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ صبح ساڑھے سات بجے احمدیہ گراؤنڈ میں انصار کی کھیلیں ہوئیں۔

خصوصی علمی نشست: ناشتے سے فارغ ہونے کے بعد اجتماع گاہ میں ایک خصوصی نشست زیر صدارت محترم قاری نواب احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ بھارت منعقد ہوئی۔مکرم مولوی سفیر احمد شمیم صاحب نے تلاوت قرآن مجید کی۔مکرم ریحان احمد ظفر صاحب نے نظم پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد پہلی تقریر مکرم شیراز احمد صاحب ناظر تعلیم نے ''عہدیداران کی ذمہ داریاں خلفائے کرام کے ارشادات کی روشنی میں'' کے موضوع پر کی۔اس کے بعد مکرم ایم ابوبکر صاحب نائب صدر دوم مجلس انصار اللہ بھارت نے مجلس کو فعال بنانے میں اراکین صف دوم کی ذمہ داریاں کے موضوع پر تقریر کی۔

بعد ازاں مکرم سیٹھ محمد سہیل احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد نے بعنوان ''اصلاح اعمال اور انصار اللہ کی ذمہ داریاں'' تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ اس خصوصی نشست کا اختتام ہوا۔

علمی مقابلہ جات: خصوصی نشست کے بعد محترم مولوی منیر احمد صاحب خادم ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد کی زیر صدارت مجلس انصار اللہ معیار اوّل کا مقابلہ تقاریر اور حفظ قصیدہ منعقد ہوا۔نماز ظہر وعصر کے بعد ٹھیک دو بجے احاطہ تعلیم الاسلام سینئر سیکنڈری اسکول میں لوکل انصار اور مہمانان کرام نے خصوصی دعوت طعام میں شرکت کی۔ سہ پہر چار بجے احمدیہ گراؤنڈ میں انصار کی مختلف محفلیں ہوئیں۔نماز مغرب وعشاء اور رات کے کھانے کے بعد محترم ناظر اعلیٰ صاحب کی زیر صدارت مقابلہ نظم خوانی معیار دوم منعقد ہوا۔ بعد ازاں مکرم منیر احمد حافظ آبادی صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید کی زیر صدارت مقابلہ تقاریر معیار دوم ہوا جس کے بعد مقابلہ کوئز ہوا۔

تیسرا دن مورخہ 16 اکتوبر: صبح ساڑھے چار بجے مسجد دارالانوار میں مکرم حافظ مخدوم شریف صاحب ناظر نشر واشاعت نے باجماعت نماز تہجد پڑھائی۔نماز فجر کے بعد مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے رشتہ ناطہ سے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے کرام کے ارشادات کی روشنی میں درس دیا۔

مجلس شوریٰ: صبح ساڑھے چھ بجے محترم قاری نواب احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ کی زیر صدارت مجلس شوریٰ اجتماع گاہ میں منعقد ہوئی۔

مجلس مذاکرہ: صبح نو بجے اجتماع گاہ میں بعنوان ''عملی اصلاح'' ایک مذاکرہ کی نشست ہوئی جس میں مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد اور مکرم مولانا محمد حمید کوثر صاحب ومکرم مولانا عبدالوکیل نیاز صاحب شریک ہوئے۔تینوں حضرات نے باری باری اس موضوع پر احسن رنگ میں حضور کے خطابات کی روشنی میں احباب کو عملی اصلاح کی طرف توجہ دلائی ۔نماز ظہر وعصر اور کھانے سے فارغ ہوکر سہ پہر چار بجے احمدیہ گراؤنڈ میں ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔

اختتامی تقریب اور تقسیم انعامات: نماز مغرب و عشاء کے بعد سوا سات بجے محترم مولانا محمد انعام غوری صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی کی زیر صدارت اختتامی اجلاس منعقد ہوا۔اس موقعہ پر مہمانان کرام کے علاوہ مقامی انصار اور مجلس خدام الاحمدیہ کے اراکین، ناظر صاحبان و پریس کے نمائندگان بھی موجود تھے۔ تلاوت قرآن کریم مکرم مولوی کلیم الدین صاحب نے کی ۔صدر صاحب مجلس انصار اللہ بھارت نے انصار کا عہد دوہرایا۔مکرم ظفیر احمد صاحب آف کیرالہ نے نظم پڑھی۔مکرم زین الدین حامد صاحب صدر اجتماع کمیٹی نے احباب کا شکریہ ادا کیا۔اس کے بعد صدر جلسہ محترم محمد انعام غوری صاحب ناظر اعلیٰ قادیان نے انصار سے خطاب کیا۔خطاب کے بعد اول، دوم، سوئم آنے والی ابتدائی 10 شہری و دیہی مجالس کو انعامات اور حضور انور کی دستخط فرمودہ سندات دی گئیں۔ اسی طرح ضلعی سطح پر آنے والی پہلی پانچ مجالس کے ناظمین کو بھی انعامات دیئے گئے۔سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ بھارت 2014 کے پروگراموں کو 66 اخبارات اور 5 ٹی وی چینلز میں خصوصی کوریج ملی۔دُعا کے ساتھ یہ اجلاس برخاست ہوا۔اللہ تعالیٰ اس اجتماع کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔ اور ہم سب کو حضور انور کے پیغام کی روشنی میں خدمت سلسلہ بجالانے کی توفیق دے آمین۔

(محمد یوسف انور منتظم رپورٹنگ)

☆☆☆

مجلس خدام الاحمدیہ کٹک کے زیر اہتمام تبلیغی بک سٹال کا انعقاد

کٹک اُڈیشہ میں مورخہ 6 نومبر 2014 تا 13 نومبر 2014 کو منعقد ہونے والے مشہور تہوار (بالی یاترا) میں مجلس خدام الاحمدیہ کٹک کے زیر اہتمام ایک تبلیغی بک سٹال لگایا گیا جس میں مختلف زبانوں میں ترجمہ شدہ قرآن مجید، سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مشتمل کتاب نبیوں کا سردار اور دیگر کتب سلسلہ ولٹریچر رکھا گیا تھا سٹال سے ہزاروں غیر احمدی اور غیر مسلم افراد نے استفادہ کیا اور ان کے سوالات کے جوابات دیئے گئے۔

بک سٹال کی خبریں صوبہ اُڈیشہ کے مشہور روزناموں Dharitri, Sambad, اور Pramaya میں شائع ہوئیں۔ (سید طاہر احمد امیر جماعت ضلع کٹک)

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

Prop. Md. Mustafa Late Abdul Qadeer Laadji Yadgir (K.A)
09845924940, 09986253320

BHARAT BATTERIES
SHAHPUR-KARNATAKA
Mfrs of: BHARAT BATTERY & BHARAT PLATES
Spl: In: All kinds of Batteries
Opp. Bajaj Show Room, B.B.ROAD, Shahpur- 585 233, Yadgir, Karnataka

ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ ہم کمزور ہیں اور ہمارا دشمن بہت طاقتور ہے۔ ہمارے پاس دشمن کے مقابلے کے لئے نہ کوئی دنیاوی طاقت ہے نہ وسائل ہیں نہ کسی بھی قسم کا ذریعہ ہے۔ پس ایسے حالات میں ہمارے پاس اس کے علاوہ کوئی چارہ نہیں کہ خدا تعالیٰ کے سامنے جھک جائیں اور ایاك نعبد و ایاك نستعین کی روح کو سمجھتے ہوئے خدا تعالیٰ کے دَر کے ہو جائیں۔

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 28 نومبر 2014ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ: استعانت کے متعلق یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ اصل استمداد کا حق اللہ تعالیٰ کو ہی حاصل ہے۔ یعنی تمہیں اپنے کاموں کی تکمیل کے لئے اگر کسی کی مدد کی ضرورت ہے تو وہ صرف خدا تعالیٰ کی ذات ہے جو حقیقی رنگ میں تمہاری مدد کر سکتی ہے۔ مدد کرنے کی طاقت رکھتی ہے اور مدد کرتی ہے۔ اور یہ بات اتنی اہم ہے کہ ایک حقیقی مؤمن کو ہر وقت اسے اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔ چاہے وہ ذاتی ضروریات کے لئے ہو یا جماعتی ضروریات کے لئے۔ لیکن عملاً ہم دیکھتے ہیں کہ اس کی اہمیت کے باوجود اس طرف لوگوں کی عموماً نظر نہیں ہوتی۔ جتنی توجہ ہونی چاہئے وہ نہیں ہوتی۔ ہم میں سے اکثر ایسے ہیں جو بظاہر یہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فضل کیا میری ضرورت پوری ہو گئی لیکن اگر گہرائی سے جا کر وہ خود اپنے نفس کا جائزہ لیں تو اپنی ضرورتوں کے پوری کرنے کے مختلف ذرائع کو وہ اپنے کام مکمل ہونے یا ضرورت پوری ہونے کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک جگہ مثالیں دے کر ایسے مختلف مواقع بیان فرمائے ہیں جہاں انسان سمجھتا ہے کہ استعانت اور مدد مختلف لوگوں نے کی ہے۔ یا خود اپنے زور بازو سے اس نے اپنے مقصد کو حاصل کر لیا اور سب سے پہلی عموماً یہی حالت ہوتی ہے جب انسان سمجھتا ہے کہ میں اپنی ساری ضرورتیں خود پوری کر لوں گا اور انہیں اپنی طاقت اپنے علم اپنی عقل سے وہ ضرورتیں پوری کر بھی لیتا ہے اور وہ سمجھتا ہے دیکھو میں نے اپنی قابلیت اور طاقت اور قوت سے اپنے مسائل خود حل کر لئے۔ اس بات پر گھمنڈ اور فخر کرتا ہے کہ میں کسی سے مدد نہیں لیتا یا میں نے کسی سے مدد نہیں لی۔ لیکن بعض دفعہ ایسے حالات آ جاتے ہیں جب وہ اپنی ضرورتیں خود پوری نہیں کر سکتا اور اسے باہر کی مدد چاہئے ہوتی ہے تب اس کی نظر اپنے عزیزوں اور اپنے رشتہ داروں کی طرف جاتی ہے۔ ان سے مدد لیتا ہے اور وہ اس کی مدد کر بھی دیتے ہیں۔ اس وقت اسے خیال آتا ہے کہ رشتہ داری بھی اچھی چیز ہے۔ اگر آج میرے یہ رشتہ دار نہ ہوتے تو میں اپنی ضرورتیں پوری نہیں کر سکتا۔ پھر بعض دفعہ یہ صورتحال پیدا ہو جاتی ہے کہ انسان کے اہل و عیال متعلقین رشتہ دار اس کے کام نہیں کر سکتے یا اس کے کام نہیں آ سکتے یا نہیں کرتے تب وہ نظر دوڑاتا ہے تو اس کی نظر اپنے دوست احباب پر پڑتی ہے۔ ملنے والوں پر پڑتی ہے جو اس کے خیال میں اس کی مدد کر سکتے ہیں۔ ان سے مدد لیتا ہے وہ مدد کر بھی دیتے ہیں۔ وہ سمجھتا ہے کہ دوست احباب بھی اچھے ہوتے ہیں جو آڑے وقت میں کام آ جاتے ہیں۔ پھر ایک زمانہ ایسا بھی آتا ہے جب دوستوں کے پاس جائے تو وہ بھی اپنی مجبوریاں بتا دیتے ہیں۔ بعض دفعہ ایسی صورتحال بھی ہوتی ہے کہ دوستوں کے بس میں وہ مدد ہوتی بھی نہیں کہ وہ کر نہیں سکتے۔ ان کی پہنچ سے وہ کام باہر ہوتا ہے۔ تو ایسے وقت میں وہ بعض نظاموں کی طرف توجہ کرتا ہے اور وہ سلسلہ یا جماعت سے جس سے وہ تعلق رکھتا ہے وہ اس کی مدد کرتے ہیں اور جو کام ہو جاتا ہے جب اس کا۔ اس کی ضرورت پوری ہو جاتی ہے تو اس کو خیال آتا ہے کہ سلسلہ یا نظام یا جماعت سے جڑنا بھی اچھی چیز ہے اور اس وجہ سے سلسلے یا جماعت سے اس کی وابستگی بڑھ جاتی ہے بلکہ میں نے دیکھا ہے کہ بعض لوگوں کو اس وجہ سے ٹھوکر بھی لگ جاتی ہے کہ فلاں وقت میں نے جماعت سے مدد مانگی تھی اور مدد نہیں کی گئی۔

بہرحال یہ صحیح ہے کہ بعض لوگوں کی مرضی کے مطابق کام اگر ہوں تو تب بھی یا ان کی مدد ہو تو وہی ان کی جماعت سے وابستگی بڑھانے کا ذریعہ بنتے ہیں۔ پھر بعض انسانوں کی زندگی میں ایسے مواقع بھی آتے ہیں کہ ان کے اہل و عیال رشتے دار دوست احباب حتی کہ بعض مجبوریوں اور پابندیوں کی وجہ سے نظام اور جماعت بھی کوئی مدد نہیں کر سکتی اور اسے کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتے۔ اس وقت وہ حکومت جس سے وہ تعلق رکھتا ہے۔ اس کے پاس جاتا ہے۔ حکومت اس کی مدد کرتی ہے۔ اس وقت ایسے انسان کے لئے حکومت ہی سب کچھ ہوتی ہے۔ باقی سب چیزیں پیچھے رہ جاتی ہیں۔ لیکن اس بات سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ ایک وقت ایسا بھی آتا ہے کہ جب نہ اپنی کوششیں اور تدبیریں کام آتی ہیں نہ رشتے دار کام آتے ہیں نہ دوست احباب کام آتے ہیں نہ قوم یا نظام کام آتا ہے نہ حکومت اور انسانی ہمدردی کی تنظیمیں کامیابی کا ذریعہ بنتی ہیں یا ان میں اسے کامیابی حاصل کرنا ناممکن نظر آتا ہے لیکن پھر بھی اگر کوئی انسان ان سب چیزوں کے باوجود اپنے مقصد کو حاصل کر لے۔ اسے تو وہ سمجھتا ہے کہ میری کامیابی یقیناً کسی غیبی مدد سے ہوئی ہے اور جتنا کسی کو غیبی مدد کا یقین ہوتا ہے اتنا ہی وہ اپنی کامیابی کو خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کرتا ہے۔ اگر اس کو خدا پہ یقین ہے کہ خدا تعالیٰ نے میرا کام کیا ہے۔ لیکن جو لوگ خدا تعالیٰ سے مضبوط تعلق نہیں رکھتے وہ دنیاوی ذرائع کو سب کچھ سمجھتے رہتے ہیں اور انہی کی طرف ان کی توجہ رہتی ہے اور خدا تعالیٰ کی طرف نظر نہیں اٹھتی لیکن جب یہ تمام ذرائع ناکام ہو جاتے ہیں پھر خدا تعالیٰ یاد آتا ہے۔ قرآن کریم تو کہتا ہے کہ ایسی مایوسی کی حالت میں دہریہ اور مشرک بھی بے اختیار ہو کر خدا تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ وَاِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فِي الْبَحْرِ ضَلَّ مَنْ تَدْعُوْنَ اِلَّآ اِيَّاهُ ۚ فَلَمَّا نَجّٰىكُمْ اِلَى الْبَرِّ اَعْرَضْتُمْ ۭ وَكَانَ الْاِنْسَانُ كَفُوْرًا اور جب تمہیں سمندر میں کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اس کے سوا ہر وہ ذات جسے تم بلاتے ہو ساتھ چھوڑ جاتی ہے اور پھر جب وہ تمہیں خشکی کی طرف بچا کر لے جاتا ہے تو اس سے اعراض کرتے ہو اور انسان بہت ہی ناشکرا ہے۔ پس طوفانوں اور مشکلات میں تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ خدا تعالیٰ کو پکارنے لگ جاتے ہو اور جب نجات ہو جائے تو بھول جاتے ہو۔ یہ انسانی فطرت ہے کہ مشکل وقت میں نہایت عاجزی سے اللہ تعالیٰ کی طرف جھکتے ہیں اور دوسرے سارے مددگاروں کو بھول جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتے ہیں کہ اگر ان کو اس مشکل سے اس مشکل وقت سے نجات مل جائے تو وہ ہمیشہ خدا ہی کو مدد کا ذریعہ سمجھیں گے اسے ہی پکاریں گے لیکن خطرے کے ختم ہوتے ہی دنیاداری تکبر اور فخر دوبارہ ان میں پیدا ہو جاتا ہے۔ پس انسان انتہائی ناشکرا اور خود غرض ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ایک واقعہ بیان کیا ہے ایسے لوگوں کے بارے میں جو خدا کو نہیں مانتے لیکن مشکل وقت میں ان کے منہ سے خدا کا ہی نام نکلتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیشگوئی فرمائی زلزلے کی اور بڑا زلزلہ آیا۔ اس وقت لاہور میڈیکل کالج کا ایک طالبعلم جو ہر روز اپنے ساتھی طالبعلموں کے ساتھ خدا تعالیٰ کی ہستی کے بارے میں بحث کیا کرتا تھا بلکہ استہزاء کی حد تک چلا جاتا تھا۔ زلزلہ کے دوران وہ جس کمرے میں تھا۔ اسے محسوس ہوا کہ کمرے کی چھت گرنے والی ہے اور یہ یقین ہو گیا کہ اب کوئی طاقت اسے گرنے سے یعنی چھت کو گرنے سے بچا نہیں سکتی۔ تو کیونکہ وہ ہندو خاندان سے تھا بے اختیار اس کے منہ سے رام رام نکل گیا۔ اگلے دن اس کے دوستوں نے پوچھا کہ تمہیں اس وقت کیا ہو گیا تھا؟ تم تو مانتے ہی نہیں خدا کو۔ تو رام رام کا شور تو نے مچا دیا اس حالت میں۔ ہندوؤں کے نزدیک رام خدا تعالیٰ کے لئے بولا جاتا ہے۔ تو کہنے لگا کہ پتا نہیں مجھے کیا ہوا تھا میری عقل ماری گئی تھی۔ پس جب تک انسان کو دوسرے ذرائع نظر آتے ہیں ان سے کام بنتا رہتا ہے وہ ان کی طرف توجہ دیتا رہتا ہے۔ جب سب طرف سے مایوس ہو جائے کوئی ظاہری وسیلہ کام نہ کر سکے تو پھر خدا تعالیٰ کی طرف توجہ ہوتی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کو پکارتا ہے اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتا ہے۔ اس کے سامنے اضطرار ظاہر کرتا ہے۔

اسی طرح کا ایک اور واقعہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنگ عظیم اول کا سنایا کرتے تھے بلکہ خود بھی فرمایا کہ میں کئی مرتبہ یہ سنا چکا ہوں کہ ایسی حالت میں جب دہریہ بھی خدا تعالیٰ پر ایمان لے آتے ہیں۔ واقعہ یوں ہے کہ پہلی جنگ عظیم میں 1918ء میں جرمنی نے اپنی تمام طاقت جمع کر کے اتحادی فوجوں پر حملہ کر دیا۔ تو اس وقت انگریز فوجوں پر یا اتحادی فوجوں پر ایک ایسا وقت آیا کہ کوئی صورت ان کے بچاؤ کی نہیں تھی۔ سات میل لمبی دفاعی لائن ختم ہو گئی۔ فوج کا کچھ حصہ ایک طرف سمٹ گیا کچھ حصہ دوسری طرف سمٹ گیا۔ اور اس میں اتنا خلاء پیدا ہو گیا کہ جرمن فوجیں بیچ میں سے آسانی سے گزر کر پچھلی طرف سے آ کے حملہ کر سکتی تھیں اور انگریز فوج کو تباہ کر سکتی تھیں۔ اس وقت محاذ پر جو جرنل تھا اس نے کمانڈر ان چیف کو اطلاع دی کہ میرے پاس اتنی فوج نہیں ہے۔ یہ صورتحال پیدا ہو چکی ہے۔ اس ٹوٹی ہوئی صف کو درست کرنا اب میرے بس میں نہیں رہا۔ یہ ایسا وقت تھا کہ وہ سمجھتے تھے کہ آج ہماری فوج تباہ ہو جائے گی اور انگلستان اور فرانس کا نام و نشان مٹ جائے گا۔ ایسے وقت میں جب کمانڈر کی تار پہنچی ہے وہاں انتہائی بے بسی کی حالت کی تار کہ بس اب تباہی آئی کہ آئی۔ تو جب کمانڈر کی یہ تار پہنچی تو اس وقت وزیر اعظم وزراء کے ساتھ میٹنگ میں بیٹھا تھا۔ کوئی اہم مشورہ ہو رہا تھا۔ اس وقت جب

اطلاع پہنچی تو وزیر اعظم کر ہی کیا سکتا تھا۔ ایک تو فوج کوئی زائد موجود نہیں تھی اور اگر ہوتی بھی تو اتنی جلدی اس جگہ فوج بھیجی نہیں جاسکتی تھی۔ تو ان کے اس وقت سب سے بڑے لیڈر سردار نے بھی محسوس کیا کہ اس وقت کوئی ظاہری مدد نہیں ہوسکتی جو ہمیں اس مصیبت سے نجات دلا سکے۔ اس نے اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھا اور کہا کہ آؤ ہم خدا تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ ہماری مدد کرے۔ چنانچہ سب گھٹنوں کے بل جھک کر دعا کرنے لگے۔ حضرت مصلح موعود کہتے ہیں کہ کیا تعجب ہے کہ وہ اس دعا کے نتیجہ میں ہی اس تباہی سے بچ گئے ہوں۔ پس جیسا کہ میں نے یہ آیت پڑھی ہے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ مشکل وقت میں ہر دوسری ذات تمہارا ساتھ چھوڑ جاتی ہے صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہی ہے جو ساتھ رہتی ہے جو کام آتی ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اضطرار میں کی گئی جو دعائیں ہیں وہ قبول ہوتی ہیں چاہے دہریہ بھی دعا مانگ رہا ہو۔ اللہ تعالیٰ دہریوں کو بھی اپنی ہستی کا ثبوت دینے کے لئے بعض دفعہ نشان دکھاتا ہے اگر اس کی قسمت میں ہو تو وہ نشان ہی اس کی عاقبت سنوارنے کا ذریعہ بن جاتے ہیں۔

تو بہرحال کہنے کا مقصد یہ ہے کہ دنیا دار لوگ بھی مشکل وقت میں جب کوئی سہارا نظر نہ آ رہا ہو تو خدا تعالیٰ کے سہارے کو پکڑنے کی کوشش کرتے ہیں۔ تدبیر تو ہے اپنی جگہ جو ہوتی ہے تو وہ لوگ جو مادہ پرست ہیں جب ایسے نظارے دکھاتے ہیں تو جن لوگوں کا دعویٰ اور اوڑھنا بچھونا ہی خدا تعالیٰ کی طرف نظر رکھنے کا ہے اور ہونا چاہئے ان کو کس قدر اس بات کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے کہ ہماری نظر ہر وقت خدا تعالیٰ کی طرف رہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس لئے یہ دعا سکھائی ہے جو ہر نماز میں پڑھنے کا حکم ہے اور ہر رکعت میں پڑھنے کا حکم ہے تا کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہماری نظر نہ ہٹے کبھی ہم دنیاوی سہاروں کی طرف نظر نہ رکھیں۔ کبھی ہم پہلے یہ نہ سوچیں کہ دنیاوی سہاروں کی طرف پہلے رجوع کرو اور خدا تعالیٰ کی طرف بعد میں۔ ہاں ظاہری تدبیر کا بیشک اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کرو اور کرنی چاہئے لیکن توکل جو ہے خدا تعالیٰ کی ذات پر ہونا چاہئے۔ بلکہ ہر نماز کی ہر رکعت میں یہ دعا سکھا کر خدا تعالیٰ نے ہمیں بتایا کہ میری طرف اور صرف میری طرف تمہاری نظر ہونی چاہئے۔ اور یہ دعا ہے۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ ایک لمبی حدیث ہے اس میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بندہ کہتا ہے اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ آیت میرے اور میرے بندے کے درمیان مشترک ہے۔ اور میرے بندے نے جو کچھ مانگا ہے میں اسے دوں گا۔ پس کیا یہ مسلمانوں کی خوش قسمتی نہیں کہ اللہ تعالیٰ دعاؤں کی قبولیت کی ضمانت دیتا ہے لیکن یہ مستقل ضمانت اس وقت بنتی ہے جب عبادت کی طرف اور خالص ہو کر عبادت کی طرف مستقل نظر رہے۔ صرف مشکل وقت میں گرفتار ہو کر دعا جیسا کہ میں نے بتایا وہ نہ ہو۔ یہ تو دہریہ بھی کر لیتے ہیں۔ ایسی دعا نہیں ہونی چاہئے۔ ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ ہم احمدی ہیں اور ہم نے زمانے کے امام کے ہاتھ پر عہدِ بیعت کیا ہے۔ ہم نے اپنے ہر قول و فعل کو خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق ڈھالنے کا عہد کیا ہے۔ ہم نے عسر اور یسر تنگی اور آسائش میں خدا تعالیٰ سے ہی مدد مانگنے اور غیر اللہ سے بیزاری کا عہد کیا ہے۔ ہمیں اپنے عہد نبھانے کے لئے کس قدر اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ کے مضمون کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ ہم نے ڈوبتے ہوئے دہریہ کی طرح خدا تعالیٰ کو نہیں پکارنا۔ ہم نے اعلیٰ معراج حاصل کرنے والے مؤمنین کی طرح اللہ تعالیٰ کی عبادت اور استعانت کا ادراک حاصل کر کے اس پر عمل کرنا ہے۔ جس کا دعویٰ ہے کہ ہماری ساری قوت ہماری ساری طاقت اور ہمارا مکمل سہارا خدا تعالیٰ کے سامنے خدا تعالیٰ کے آگے جھک جانے میں ہے۔

ہمیں جائزہ لینا چاہئے کہ ہم نے اس کے لئے کیا کرنا ہے اور کیا کر رہے ہیں۔ کیا ہماری عبادتیں اور ہماری خدا تعالیٰ سے مدد کی پکار کا معیار وہ ہے جو خدا تعالیٰ کے بتائے ہوئے معیار کے مطابق ہے؟ یا روزانہ بتیس مرتبہ فرض نمازوں میں طوطے کی طرح اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ کو دہراتے ہیں اور بس ختم ہو جاتا ہے کام۔ ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ ہم کمزور ہیں اور ہمارا دشمن بہت طاقتور ہے۔ ہمارے پاس دشمن کے مقابلے کے لئے نہ کوئی دنیاوی طاقت ہے نہ وسائل ہیں نہ کسی بھی قسم کا ذریعہ ہے۔ پس ایسے حالات میں ہمارے پاس اس کے علاوہ کوئی چارہ نہیں کہ خدا تعالیٰ کے سامنے جھک جائیں۔ اور اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ کی روح کو سمجھتے ہوئے خدا تعالیٰ کے دَر کے ہو جائیں۔ آج دنیا میں شیطانی حملے کی انتہا ہوئی ہوئی ہے۔ ہر جگہ ہمارے راستے میں مشکلات کھڑی کی جا رہی ہیں۔ مسلمان کہلانے والے بھی ہماری دشمنی میں بڑھ رہے ہیں کہ ہم نے زمانے کے امام کو کیوں مانا اور غیر بھی حسد میں بڑھ رہے ہیں کہ جماعت دنیا کی توجہ اپنی طرف کھینچنے والی بن رہی ہے۔ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ جس وقت اللہ تعالیٰ کسی کی مدد کے لئے کھڑا ہو جاتا ہے تو پھر وہ کامیاب ہو جاتا ہے۔ کوئی دنیاوی طاقت اس کی کامیابی کو روک نہیں سکتی کیونکہ خدا تعالیٰ کی مدد بہت وسیع ہے اور اس کی طاقتیں نہ ختم ہونے والی ہیں۔ نہ اللہ تعالیٰ کی ذات محدود ہے نہ اس کی صفات محدود ہیں۔ پس اس کے آگے جھکنا ہر احمدی کا کام ہے اور اس سے مدد چاہنا ہی ہر احمدی کا کام ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ ”یاد رکھو خدا تعالیٰ بڑا بے نیاز ہے۔ جب تک کثرت سے اور بار بار دعا نہیں کی جاتی وہ پرواہ نہیں کرتا۔ پس کثرت اور بار بار کی دعا ہماری کامیابیوں کا راز ہے۔ اس طرف ہمیں بہت توجہ کی ضرورت ہے۔ ہمیں دعائیں کرنی چاہئیں کہ جو مشکلات بھی ہمیں درپیش ہیں خواہ وہ کسی گروہ کی کھڑی کی ہوئی ہیں یا حکومتوں کی کھڑی کی ہوئی ہیں یا حاسدین نے معاشرے میں فساد پیدا کرنے کے لئے کھڑی کی ہیں۔ اس کے لئے چاہے میڈیا کو استعمال کیا گیا ہے یا کوئی اور ذریعہ استعمال کیا گیا ہے یا جو لوگ اس کام میں مصروف ہیں کہ جماعت کی عزت پر کیچڑ اچھالا جائے ان سب کے خلاف اللہ تعالیٰ ہماری مدد فرمائے اور ہم کسی اور سے مدد کی امید رکھتے بھی نہیں ہیں نہ رکھ سکتے ہیں۔ یہ دعا کرنی چاہئے کہ اگر ہمارے قصوروں نے اس اللہ تعالیٰ کی نصرت کو پیچھے ڈال دیا ہے تو ہم پر رحم کرتے ہوئے ہمیں معاف فرما اور اپنی ناراضگی کی حالت سے ہمیں نکال کر ہمیں ان لوگوں میں شامل کر لے جن پر تیرے فضلوں اور انعاموں کی بارش ہر وقت ہوتی ہے اور جن کو اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ کا حقیقی فہم و ادراک حاصل ہوتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ دیکھو اللہ تعالیٰ نے اِيَّاكَ نَعْبُدُ کی تعلیم دی ہے۔ اب ممکن تھا کہ انسان اپنی قوت پر بھروسہ کر لیتا اور خدا سے دور ہو جاتا اس لئے ساتھ ہی اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ کی تعلیم دے دی کہ یہ مت سمجھو کہ یہ عبادت جو میں کرتا ہوں اپنی قوت اور طاقت سے کرتا ہوں۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی استعانت جب تک نہ ہو اور وہ خود پاک ذات جب تک توفیق اور طاقت نہ دے کچھ بھی نہیں ہوسکتا۔ پس اس اہم حقیقت کو بھی ہمیں ہر وقت سامنے رکھنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس اہم مضمون کو ہر وقت اپنے سامنے رکھنے، سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

دوبارہ میں دعا کے لئے یاددہانی کرواتا ہوں۔ دنیا کے حالات جس تیزی سے بدل رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جماعت کی ترقی کا ذریعہ بنائے ترقی میں روک بننے والے نہ ہوں یہ اور ہم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والے اور اس کی مدد اور نصرت سے فیضیاب ہونے والے ہوں اور ہوتے چلے جائیں۔

❀❀❀

10 Years Quality Service 2003-2013
Study Abroad
سٹڈی ابراڈ
Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.
All Services free of Cost
About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years
Achievements
• NAFSA Member Association , USA.
• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.
Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh,
Phone : +91 40 49108888.
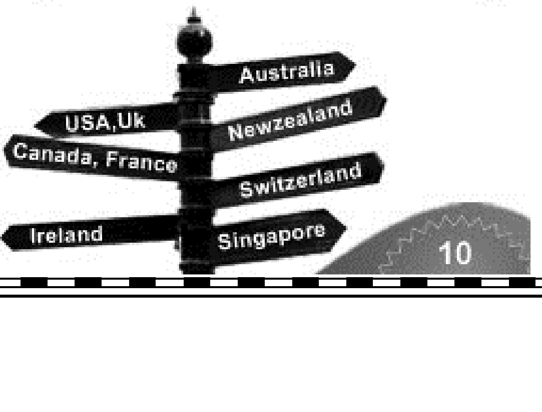

Study Abroad
10 Offices Across India
بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں
CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

بقیہ: نیشنل امن کانفرنس از صفحہ 16

ہیں۔ ان سالوں میں اس جماعت نے دنیا میں امن کے قیام کے لیے جو کام کیے ہیں وہ قابلِ ستائش ہیں۔ اس کے بالکل برعکس پاکستان میں ایسے قانون متعارف کروائے گئے جن کے تحت احمدیوں کی پرسیکیوشن کو حکومتی تحفظ حاصل ہوگیا۔ اوراس آرڈیننس XX کو نافذ ہوئے بھی تیس سال گزر چکے ہیں۔

موصوفہ نے سری لنکا میں سیاسی پناہ حاصل کرنے والی پاکستانی فیملیز کو پاکستان واپس بھجوانے پر بھی اظہارِ افسوس کیا اور کہا کہ اگرچہ سری لنکا کی حکومت کے اس فیصلے کو عدالت میں چیلنج بھی کیا گیا ہے لیکن پھر بھی وہ احمدیوں کو بدستور پاکستان واپس بھجوا رہی ہے جہاں نہ ان کی جان محفوظ ہے اور نہ ان کا مال محفوظ ہے۔

موصوفہ نے کہا کہ: میں جماعتِ احمدیہ کے اس خیال کی پرزور تائید کرتی ہوں کہ اسٹیٹ اور مذہب دو الگ الگ چیزیں ہونی چاہئیں۔ میرا خیال ہے کہ اگر ہم اس اصول کو سمجھ لیں تو دنیا سے مذہبی پرسیکیوشن بالکل ختم ہوجائے۔

میں جماعتِ احمدیہ کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ انہوں نے میرے علاقے یعنی مرٹن (Merton) کو اپنے ہیڈ کوارٹر کے طور پر چنا اور اس علاقے کے ساتھ ساتھ پورے برطانیہ کی ترقی اور خوشحالی کے لیے جو کام کر رہے ہیں وہ بہت قابلِ ستائش ہیں۔

☆ **اس کے بعد لارڈ طارق احمد آف ویمبلڈن نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ طارق احمد صاحب مکرم منصور احمد بی ٹی صاحب (مرحوم) کے بیٹے اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت چوہدری علی محمد صاحبؓ (بی اے۔ بی ٹی) کے پوتے ہیں۔ موصوف اس وقت حکومت برطانیہ میں وزیر مملکت برائے کمیونٹیز بھی ہیں۔**

موصوف نے بتایا کہ کس طرح جماعتِ احمدیہ انگلستان میں اپنے قیام اور ابتدا ہی سے ملک اور قوم سے وفاداری اور اس کی تعمیر و ترقی میں صحتمند کردار ادا کر رہی ہے۔ اور تاریخ اس بات کی گواہی دیتی ہے کہ مختلف قومیتوں اور مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے لوگوں کا برطانیہ کی تعمیر میں کردار کوئی نئی بات نہیں۔ یہ برطانیہ کی پہچان ہے!

موصوف نے برطانیہ کے وزیرِ اعظم آنریبل ڈیوڈ کیمرون اور سیکرٹری آف سٹیٹ برائے کمیونٹیز اینڈ لوکل گورنمنٹس کی طرف سے جماعت احمدیہ کو خیر سگالی کا پیغام پہنچایا اور بتایا کہ وہ بعض مصروفیات کی وجہ سے اس تقریب میں شامل نہ ہوسکے۔

لارڈ احمد نے کہا کہ: کچھ سال قبل جماعتِ احمدیہ کے نوجوانوں نے یہ ثابت کرنے کے لیے کہ برطانیہ کو وہ اپنا ملک سمجھتے ہیں اور انہیں اس پر فخر ہے۔ پوپی (Poppy) اپیل میں حصہ لینا شروع کیا۔ اس سے قبل بیرونِ ممالک سے آنے والے لوگ اس اپیل کے لیے کام نہیں کرتے تھے۔ اور آج مجھے آپ کو یہ بتاتے ہوئے خوشی محسوس ہورہی ہے کہ احمدی نوجوانوں نے جس نیکی کا آغاز کیا تھا ہمیں اس کا پھل ایسے مل رہا ہے کہ ملک کے طول و عرض سے مختلف مذاہب، مساجد، گوردواروں اور دیگر کمیونٹیز سے تعلق رکھنے والے لوگ بھی جنگ میں شہید ہوجانے والے یا زخمی ہونے والے برطانوی فوجیوں کے لواحقین کے لیے اکٹھے کیے جانے والے فنڈ کو جمع کرنے میں اپنا اپنا حصہ ڈال رہے ہیں۔

☆ **لارڈ احمد کے اس ایڈریس کے بعد ممبر پارلیمنٹ آنریبل Ed. Davey نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ موصوف اس وقت سیکرٹری آف سٹیٹ فار انرجی اینڈ کلائمیٹ چینج (Secretary of State for Energy & Change) ہیں۔ موصوف نے اپنے ایڈریس میں کہا کہ:**

یہاں موجود ہونا میرے لیے بہت عزت کی بات ہے۔ آج کی اس تقریب اور کل صبح جنگِ عظیم اوّل کی یاد میں منعقد کی جانے والی تقریب میں شامل ہونے کے بعد ہمیں یہ دیکھنا چاہیے کہ ہم نے اپنے ماضی سے کیا سیکھا ہے اور اس سے سبق حاصل کرتے ہوئے مستقبل کو بہتر بنانے کے لیے کیا کر رہے ہیں؟ ہم دیکھتے ہیں کہ لوگ سیاست کے ذریعے لوگوں میں اختلاف پیدا کر رہے ہیں۔ ایسے لوگ بھی ہیں جو love for all, hatred for none کے اصول پر عمل نہیں کرتے اور دنیا میں اپنی سیاست کے ذریعہ تفرقہ ڈالنے میں لگے ہوئے ہیں۔ بیسویں صدی میں ہونے والی جنگوں کو دیکھ لیں یا آج یوکرین، شام، افغانستان، عراق اور دنیا کے بہت سارے ممالک میں ہونے والی جنگوں کو دیکھ لیں، آپ پر میرے اس بیان کی حقیقت واضح طور پر کھل جائے گی۔ آج جب کہ دنیا میں سیاسی تفرقہ ڈالا جا رہا ہے یہ بہت ضروری ہے کہ ہم خلیفۃ المسیح کی سرپرستی میں ایک جھنڈے تلے جمع ہوجائیں تاکہ تفرقہ کی سیاست کرنے کی بجائے اتحاد کی سیاست کرسکیں۔ ہم سب اکٹھے ہوں، ہم سب مل بیٹھ کر گفتگو کریں، باہم مل کر کام کریں، اکٹھے عبادت کریں تاکہ ہم سب ایک ہوجائیں۔ ہم خلیفۃ المسیح کے خطاب کا بے چینی سے انتظار کر رہے ہیں۔ اور 'انشاء اللہ' ہم سب ایک ہوجائیں گے۔

☆ **اس کے بعد ممبر آف پارلیمنٹ آنریبل Justine Greening نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ موصوفہ سیکرٹری آف اسٹیٹ فار انٹرنیشنل ڈویلپمنٹ (Secretary of State for International Developement) ہیں۔ موصوفہ نے کہا کہ:**

مَیں صرف ایک بات کرنا چاہوں گی۔ جیسا کہ دوسرے مقررین نے بھی بیان کیا ہے آج کا دَور ایک مشکل دَور ہے۔ بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ انسان مختلف مسائل سے دوچار ہوتا ہے لیکن اس کی نظر مسائل کے اُس حل پر نہیں پڑتی جو اس کے بالکل سامنے موجود ہوتا ہے۔

موصوفہ نے کہا: آج کی تقریب انتہائی سادہ لیکن بہت 'طاقتور' تقریب ہے۔ ہمیں یہ کام اپنی لوکل کمیونٹیز میں، لندن میں، ہر جگہ کرنا ہوگا کہ مختلف کمیونٹیز کے لوگ مل بیٹھیں، ایک دوسرے کو سمجھیں، باہمی تعاون کے لئے گفت وشنید کریں اور ایک اور سادہ سا کام یہ کریں کہ اکٹھے بیٹھ کر کھانا کھائیں۔ یہی کام ہے جو فیملیاں اکٹھے بیٹھ کر کرتی ہیں۔ اور یہی کام ہم آج یہاں کرنے والے ہیں۔

مجھے آج یہاں دو امور پر شکریہ بھی ادا کرنا ہے۔ پہلے تو Humanity First کا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں کہ یہ تنظیم نہ صرف پوری دنیا میں دکھی انسانیت کی خدمت کر رہی ہے بلکہ گزشتہ سال آنے والے سیلاب کے دوران جماعتِ احمدیہ کے نوجوانوں نے سرے (Surrey) اور ڈیون (Devon) کے علاقوں میں بہت زبردست خدمات سرانجام دی ہیں۔ مجھے خوشی ہے کہ میرا محکمہ آئندہ ہیومینٹی فرسٹ کے ساتھ بین الاقوامی سطح پر مل کے کام کرنے کے بارے میں لائحہ عمل بنا رہا ہے۔

دوسری بات جس کا مَیں شکریہ ادا کرنا چاہوں گی یہ ہے کہ جماعتِ احمدیہ نے FGM(Female Genetal Mutilation) اور چائلڈ میرج (Child Marriage) کے خلاف آواز اٹھائی اور یہاں کی لوکل کمیونٹیز میں شاید سب سے پہلے جماعت نے ہی ان معاملات پر بیان جاری کیے۔ ایسے معاملات کے خلاف جرأت سے آواز اٹھانا جس سے سینکڑوں لوگ متأثر ہو رہے ہوں کسی بھی جماعت کی پہچان بن جاتا ہے۔ آپ سب جو کچھ بھی کرتے ہیں اس پر آپ کا شکریہ، آپ کی لیڈرشپ کا شکریہ کہ ہم سب کو آج اکٹھا کیا، آپ کے اچھے کاموں پر آپ کا شکریہ۔

☆ **سیکرٹری آف سٹیٹ جسٹن گریننگ کے ایڈریس کے بعد Most Rev. Kevin McDonald (آرچ بشپ امریٹس آف ساؤتھ وارک، رومن کیتھولک چرچ آف انگلینڈ اینڈ ویلز) نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔**

موصوف نے کہا: اس تقریب میں پوپ فرانسس کے پرنسپل ایڈوائزر برائے بین المذاہب تعلقات Cardinal John Louis Tauran کو بھی مدعو کیا گیا تھا لیکن وہ اپنی مصروفیت کی وجہ سے یہاں نہیں آسکے۔ ان کی طرف سے بھجوائے گئے ایک پیغام کو آپ کے سامنے پیش کروں گا۔

موصوف نے کہا: 'عزت مآب خلیفۃ المسیح! مجھے اسلام کے وژن کے بارے میں معلوم ہے کہ وہ انسان کو زمین پر خدا کے خلیفہ کے طور پر پیش کرتا ہے۔ مسیحیت کے نزدیک انسان کو خدا تعالیٰ کی صورت پر ہی پیدا کیا گیا ہے۔ پوپ فرانسس اس پس منظر میں انسان کے لیے custodians کا لفظ استعمال کرتے ہیں۔ گویا کہ خدا نے ہمیں اس دنیا میں موجود چیزوں کا نگران ٹھہرایا ہے۔ لیکن ٹھہریئے، ذرا سوچئے! ہم نے اس دنیا کے ساتھ کیا کر دیا ہے اور مزید کیا کرتے چلے جا رہے ہیں؟ ہمیں اس طرح کام کرنا چاہیے کہ زمین پر موجود تمام نعمتیں اور تمام قدرتی چیزیں اپنی اصل صورت میں قائم رہیں۔ یہ ذمہ داری نہ صرف حکومتوں اور سیاستدانوں کی ہے بلکہ یہ ذمہ داری مذہب کو ماننے والے اور لامذہب کی بھی بنتی ہے۔

موصوف نے کہا: امن ایک انتہائی ضروری چیز ہے جس کے بغیر انسان نہ تو سکون سے رہ سکتا ہے اور نہ ہی ترقی کرسکتا ہے۔ امن کے بارے میں ہر مذہب میں تعلیمات موجود ہیں، اگرچہ ان کا زاویۂ نگاہ اپنا اپنا ہوسکتا ہے۔ عیسائیوں کے لیے امن خدا تعالیٰ کا تحفہ ہونے کے ساتھ ساتھ انسانی کوشش سے حاصل کرنے والی ایک چیز ہے۔ پوپ جان 23 نے دنیا کو ایک نیوکلیئر جنگ سے خبردار کرتے ہوئے دنیا میں قیامِ امن کے لئے چار ستون بیان کیے ہیں۔ سچائی، انصاف، محبت اور آزادی۔ یہ چار باتیں امن کے قیام کے لیے اتنی ضروری ہیں کہ انہی پر عیسائیوں کے مختلف فرقوں اور مسلمانوں کے درمیان امن قائم کرنے کے لئے بات ہوتی ہے۔ انصاف ہر انسان کے لئے ضروری ہے۔ لیکن کسی بھی مذہب کے ماننے والے کو انصاف کے قیام میں اپنا خاص کردار ادا کرنا چاہیے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ چاہے کوئی فردِ واحد ہو یا کوئی قوم اگر ان میں انصاف نہ ہو تو اس سے بے چینی اور مجرمانہ سوچ جنم لیتی ہے اور اس کے نتیجے میں اختلافات، لڑائیاں اور جنگیں بھی ہوسکتی ہیں۔ یہ بہت اچھی بات ہے کہ مذہبی رہنما مل کر شدّت پسندی کے خلاف بات کریں۔ خاص طور پر ایسی شدّت پسندی جو مذہب کے نام پر کی جا رہی ہو۔ ہم سب مل کر امن اور انصاف کو قائم کرتے ہوئے اپنے خدا کی حمد کریں اور اس دنیا میں قیامِ امن کی کوشش کریں۔'

موصوف نے کہا: میں انگلینڈ اور ویلز کے کیتھولک چرچ کی طرف سے خلیفۃ المسیح اور جماعتِ احمدیہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور امن کے لئے ان کی کاوشوں کو تہِ دل سے سراہتا ہوں۔ ہمیں یہ دیکھنا چاہیے کہ دنیا میں امن اور انصاف کے قیام کے لئے مجھ پر اور جس تنظیم سے میرا تعلق ہے اس پر کیا ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔

☆ آرچ بشپ کے اس ایڈریس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے مکرم امیر صاحب برطانیہ نے 'احمدیہ مسلم پرائز فار دی ایڈوانسمنٹ آف پیس' (Ahmadiyya Muslim Prize for the Advancement of Peace) کا مختصر تعارف کرواتے ہوئے اس سال اس ایوارڈ کے مستحق قرار دئے جانے والے خوش نصیب کا اعلان کیا۔

اس ایوارڈ کا آغاز حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے 2009ء میں ہوا تھا۔ یہ ایوارڈ ہر سال کسی ایسے فردِ واحد یا تنظیم کو دیا جاتا ہے جو دنیا میں امن کے قیام یا خدمتِ انسانی کے لئے بے مثال اور بے لوث کام کرنے والے ہوں۔

چنانچہ امسال یہ ایوارڈ ایک فلاحی ادارے Marys Meal کو دیا گیا۔ ایوارڈ کے اعلان کے بعد اس ادارے کی انسانیت کی خدمات کے حوالہ سے ایک تعارفی ویڈیو دکھائی گئی۔ یہ ادارہ دنیا کے پسماندہ علاقوں میں بسنے والے لاکھوں بچوں کو دن میں ایک وقت کا کھانا اور مفت تعلیم فراہم کرتا ہے۔

بعد ازاں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس ادارے کے سربراہ مسٹر میگنس مکفارلین بارَو (Mr. Magnus MacFarlane-Barrow) کو 'احمدیہ پرائز فار دی ایڈوانسمنٹ آف پیس'، عطا فرمایا۔ اس ایوارڈ میں ایک سرٹیفکیٹ، ایک کرسٹل سے تیار شدہ مینارہ اور دس ہزار پاؤنڈ کا چیک شامل تھا۔

ایوارڈ وصول کرنے کے بعد موصوف Mr. Magnus MacFarlane-Barrow نے اپنے مختصر ایڈریس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور جماعتِ احمدیہ کی امن کے قیام کی کاوشوں کو سراہا اور پھر اپنی زندگی کے بعض تجربات کا ذکر کرکے اپنے ادارے کا تعارف کروایا۔ انہوں نے کہا کہ ہم دنیا میں بھوک کو ختم کرنے اور تعلیم کو عام کرنے کے لئے کام کر رہے ہیں۔ کیونکہ جب تک دنیا میں بھوک ہے امن قائم نہیں ہوسکتا۔

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 28 نومبر 2014)

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Tel. : (0091) 1872-224757
Manager: 09464066686
Editor : 08283058886
e : badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly **BADR** Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2013-15 Vol. 63 Thursday 11 Dec 2014 Issue No. 50

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 550/-
By Air: 50 Pounds or 80 U.S. $
: 60 Euro
: 80 Canadian DollarPostal Reg. No. GDP/001/2013-15

جماعت احمدیہ برطانیہ کے زیر اہتمام طاہر ہال (مسجد بیت الفتوح) لندن میں گیارھویں نیشنل امن کانفرنس کا نہایت کامیاب انعقاد

مختلف مذاہب، حکومتی اداروں، سیاسی وسماجی تنظیموں کے نمائندگان اور معاشرہ کے مختلف طبقات سے تعلق رکھنے والے افراد کی شمولیت۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ بعض خصوصی مہمانوں کی ملاقات اور باہمی دلچسپی کے امور پر گفتگو

- آج جب کہ دنیا میں سیاسی تفرقہ ڈالا جا رہا ہے یہ بہت ضروری ہے کہ ہم خلیفۃ المسیح کی سرپرستی میں ایک جھنڈے تلے جمع ہو جائیں تا کہ تفرقہ کی سیاست کرنے کی بجائے اتحاد کی سیاست کر سکیں۔
- آج کی تقریب انتہائی سادہ لیکن بہت طاقتور تقریب ہے۔
- یہ بہت اچھی بات ہے کہ مذہبی رہنما مل کر شدّت پسندی کے خلاف بات کریں۔ خاص طور پر ایسی شدّت پسندی جو مذہب کے نام پر کی جا رہی ہو۔ مَیں خلیفۃ المسیح اور جماعتِ احمدیہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور امن کے لئے ان کی کاوشوں کو تہِ دل سے سراہتا ہوں۔

(تقریب میں شامل بعض ممبران پارلیمنٹس، حکومتی وزراء اور انگلینڈ اور ویلز کے کیتھولک چرچ کے سربراہ کا حاضرین سے خطاب)

ایک فلاحی ادارے Mary's Meals کے لئے اس کی خدمت انسانیت پر ''احمدیہ پرائز فار دی ایڈوانسمنٹ آف پیس'' کا ایوارڈ

(رپورٹ مرتّبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ایک بڑا عظیم الشان، انقلابی کام جو خلافت احمدیہ کے اس مبارک دور میں ہو رہا ہے وہ یہ ہے کہ دنیا کے بڑے بڑے ایوانوں میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بنفسِ نفیس تشریف لے جا کر دنیا کے سرکردہ حکام کے سامنے اسلام کی امن اور صلح و آشتی کی حقیقی تعلیم پیش فرمائی اور بڑے مؤثر رنگ میں یہ ثابت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی دنیا کیلئے نجات دہندہ ہیں اور بتایا کہ آج دنیا کا امن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات پر عمل کرنے اور آپؐ کے غلامِ صادق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے حصار میں آنے سے ہی وابستہ ہے۔

کیپٹل ہل (امریکہ) میں حضور انور نے خطاب فرمایا، لاس اینجلیز امریکہ میں، یورپین پارلیمنٹ میں، برٹش پارلیمنٹ میں، نیوزی لینڈ پارلیمنٹ میں، جرمنی کے ملٹری ہیڈ کوارٹر میں، آسٹریلیا کے تین شہروں میں، پھر سنگاپور میں ایسی تقاریب ہوئیں۔ جاپان میں، کینیڈا میں یہ تقریبات ہوئیں۔ ان تقریبات میں حکومت کے وزراء، سینٹرز، ممبرانِ پارلیمنٹ، منسٹرز، ممالک کے ایمبیسیڈرز، فوجی حکام، سیکورٹی حکام، حکومتی اداروں کے سرکردہ حکام، شہروں کے میئرز، کونسلرز، تعلیمی اداروں کے پرنسپلز، ڈاکٹرز، وکلاء، انجینئرز، جرنلسٹس اور زندگی کے ہر طبقہ کے لوگ شامل ہوئے۔

ان سب تقریبات میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان عالمی لیڈروں کو اس بات کی طرف توجہ دلائی کہ تم صرف اور صرف اسلام کے امن کے پیغام کو اپناتے ہوئے اور دوسروں کے حقوق کامل عدل و انصاف سے ادا کرتے ہوئے دنیا کو تباہی سے بچا سکتے ہو۔

جماعت احمدیہ یوکے کو بھی گزشتہ ایک دہائی سے ''امن کانفرنس'' (Peace Conference) کے انعقاد کی توفیق مل رہی ہے جس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بنفسِ نفیس ہر سال شرکت فرماتے ہیں اور قرآنی تعلیمات کی روشنی میں دنیا میں امن کے قیام اور دنیا کو تباہی سے بچانے کی راہ بتاتے ہیں۔

امسال 8؍نومبر 2014ء بروز ہفتہ مسجد بیت الفتوح لندن کے طاہر ہال میں جماعت احمدیہ برطانیہ کی طرف سے گیارھویں نیشنل امن کانفرنس کا انعقاد ہوا۔

اس نہایت اہم تقریب میں پانچ صد پچاس سے زائد غیر احمدی اور غیر مسلم مہمانوں نے شرکت کی۔ ان شامل ہونے والے مہمانوں میں:

☆ Siobhain McDonagh ممبر آف پارلیمنٹ اور احمدیہ مسلم APPG کی چیئرمین

☆ لارڈ طارق احمد منسٹر فار کمیونٹیز

☆ آنریبل جسٹن گریننگ (Hon Justine Greening) ممبر آف پارلیمنٹ و سیکرٹری آف سٹیٹ فار انٹرنیشنل ڈیویلپمنٹ

☆ آنریبل Ed Davey ممبر آف پارلیمنٹ و سیکرٹری آف سٹیٹ فار انرجی اینڈ کلائمیٹ چینج (Secretary of State for Energy and Climate Change)

☆ Magnus MacFarlane-Barrow ایک فلاحی ادارہ Mary's Meals کے سربراہ جن کو اس موقع پر Peace Prize بھی دیا گیا۔

☆ آنریبل Tom Brake ممبر آف پارلیمنٹ اینڈ ڈپٹی لیڈر آف دی ہاؤس آف کامن

☆ آنریبل Mike Freer ممبر آف پارلیمنٹ

☆ آنریبل Stephen Hammond ممبر آف پارلیمنٹ

☆ امجد بشیر صاحب ممبر آف یورپین پارلیمنٹ

☆ محمد اصغر صاحب ممبر آف ویلش اسمبلی

☆ Kevin McDonald آرچ بشپ

☆ مرٹن (Merton)، کرائیڈن (Coroydon)، رشمور (Rushmoor) اور فارنہام (Farnham) کے میئرز بھی تقریب میں شامل تھے۔

علاوہ ازیں Deputy Lord Lieutenants، کونسل لیڈرز، High Sherriff، مختلف سفارتی نمائندگان، آرمی اور پولیس کے افسران، مختلف مذاہب کے نمائندے، تعلیمی اداروں کے پروفیسرز، ڈاکٹرز، وکلاء، انجینئرز، جرنلسٹس، مختلف charities اور NGO's کے نمائندگان اور زندگی کے ہر طبقہ سے تعلق رکھنے والے مہمان شامل ہوئے۔

اس تقریب میں برطانیہ کے علاوہ آئرلینڈ، اٹلی، گھانا، سیرالیون، Grenada، انڈیا، فن لینڈ اور نائیجیریا سے بھی نمائندے شامل ہوئے۔

پروگرام کے مطابق ساڑھے چھ بجے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مسجد بیت الفتوح تشریف آوری ہوئی۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ریسیپشن ہال (Reception Hall) تشریف لے گئے جہاں ممبرانِ پارلیمنٹ، سیکرٹری آف سٹیٹ، منسٹرز اور آرچ بشپ حضور انور کی آمد کے منتظر تھے۔

ان سبھی مہمانوں نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت پائی۔ حضور انور نے ازراہِ شفقت ان سے گفتگو فرمائی۔

سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ طاہر ہال میں تشریف لائے جہاں تمام مہمان اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھ چکے تھے۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم نسیم احمد باجوہ صاحب مبلغ سلسلہ یوکے نے کی۔ بعد ازاں اس کا انگریزی ترجمہ مکرم Jonathan Butterworth صاحب نے پیش کیا۔

اس کے بعد مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ یوکے نے استقبالیہ ایڈریس پیش کیا جس میں جماعت کا مختصر تعارف کرواتے ہوئے تمام مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔

☆ **بعد ازاں ممبر پارلیمنٹ Siobhain McDonagh نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ موصوفہ 'آل پارٹیز پارلیمنٹری گروپ فار احمدیہ' کی صدر ہیں۔**

موصوفہ نے اپنے ایڈریس میں جماعتِ احمدیہ برطانیہ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ اس سال جماعتِ احمدیہ کے قیام کو بھی ایک سو پچیس سال پورے ہو رہے

باقی صفحہ 15 پر ملاحظہ فرمائیں

کمپوزنگ و ڈیزائننگ: کرشن احمد قادیان

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badr, at Fazle-Umar Printing Press Qadian, Harchowal Road Po. Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab, India. And published at office of the Weekly Badr Moh- Ahmadiyya, Harchowal Road P.o Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor: Mansoor Ahmad